﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 16

جمعۃ المبارک 21 ؍اگست 2009ء

28 ؍شعبان 1430 ہجری قمری ❁ 21 ؍ظہور 1388 ہجری شمسی

شمارہ 34

انسان کی بنیادی ضروریات

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ابن آدم کا ان چیزوں کے علاوہ اور کوئی حق نہیں۔ رہنے کیلئے گھر، تن ڈھانکنے کیلئے کپڑا۔ پیٹ بھرنے کیلئے روٹی اور (پینے کیلئے) پانی۔

(ترمذی کتاب الزھد حدیث نمبر:2263)

ہر وہ عورت جو مغربی معاشرہ سے متاثر ہو کر قرآن کریم کے حکم کی خلاف ورزی کرتی ہے وہ دراصل اپنے ایمان میں کمزوری دکھاتی ہے۔ ہر احمدی لڑکی کو اپنے تقدّس کا احساس ہونا چاہیے۔

ایک احمدی خاتون کو ہر کام کرنے سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ جو کام میں کرنے جا رہی ہوں کہیں یہ خدا کی مرضی کے خلاف تو نہیں۔

مَیں خاص طور پر لجنہ کے سامنے یہ باتیں اس لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ یہ ماؤں کی ہی ذمہ داری ہے کہ بچپن سے ہی اپنی گودوں میں پلنے والے بچوں میں اچھائی اور برائی کی تمیز پیدا کریں۔ انہیں بتائیں کہ ہم احمدی ہیں اور ہم نے تو تمام دنیا کو آنحضور ﷺ کے راستے پر لانا ہے۔

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز مستورات سے خطاب)

مکرم ڈاکٹر حافظ صالح الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی 'ہستی باری تعالیٰ' کے موضوع پر، مکرم ٹامی کالون صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کی 'سیرت النبیؐ۔ صلح اور امن کے پیمبرؐ' کے موضوع پر اور مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج برطانیہ کی 'نظام خلافت اور تائید الٰہی' کے موضوع پر ٹھوس، پُر مغز اور علمی تقاریر۔

Chris Grailing، ممبر آف پارلیمنٹ اور کنزرویٹو پارٹی کی شیڈو ہوم سیکرٹری کا اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت کے کاموں پر خراج تحسین۔

(حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 43 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ : نسیم احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

دوسرے روز کی کارروائی

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کی کارروائی پروگرام کے مطابق صبح ٹھیک دس بجے مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے، وکیل التصنیف ربوہ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مکرم شیخ عبدالرزاق صاحب نے سورۃ الملک کی آیات 1 تا 6 کی تلاوت کی جن کا آغاز تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ کے مبارک الفاظ سے ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم محمد اسحٰق صاحب آف جرمنی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ تلاوت و نظم کے بعد علماء سلسلہ کی تقاریر ہوئیں جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

❁ ......مکرم ڈاکٹر حافظ صالح الہ دین صاحب، صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ''بعنوان 'ہستی باری تعالیٰ''۔

مکرم حافظ صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا وجود گو جسمانی آنکھوں سے نظر نہیں آتا لیکن اس کی ہستی بڑے زبردست دلائل سے ثابت ہے۔ مثلاً سورج، چاند، ستارے مسلسل ہماری خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ آسمان سے پانی نازل ہوتا ہے اور مختلف قسم کے رزق ہمیں حاصل ہوتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کا ہر ذرّہ اپنے عجیب و غریب خواص سے خدا تعالیٰ کے وجود کی گواہی دیتا ہے۔ مزید برآں ہر انسان جو اسے بے قراری کی حالت میں پکارتا ہے، خواہ وہ کسی بھی مذہب کا ہو اللہ تعالیٰ اس کی پکار کو سنتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔

پھر اپنے پاک بندوں سے وہ کلام بھی کرتا ہے اور اپنی باتوں سے اپنی ذات ان کو سمجھاتا ہے۔ اپنے نبیوں کو وہ علم الغیب عطا کرتا ہے اور ان کے ذریعہ بڑی حیرت انگیز کرامات ظاہر کرتا ہے اور شدید مخالفتوں میں ان کو غالب کر کے یہ ظاہر کرتا ہے کہ 'مَیں موجود ہوں' اور انبیاء کی پیشگوئیاں اپنے وقت پر پوری ہو کر خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت پیش کرتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بھی فرماتا ہے کہ ''پس وہ کسی کو اپنے علم غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا بجز اپنے برگزیدہ رسول کے''۔

مکرم حافظ صاحب نے قرآن کریم اور آنحضور ﷺ کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم میں صرف سورۃ التکویر میں ''اِذَا'' کے لفظ کے ساتھ بارہ(12) پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں جو موجودہ زمانہ میں پوری ہوکر اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت پیش کررہی ہیں۔ یہ پیشگوئیاں ریل گاڑی کی ایجاد، MTA کے ذریعہ تمام دنیا کے احمدیوں کا بیک وقت خلیفۂ وقت کے خطاب سے فائدہ اٹھانا۔مختلف قسم کی سوسائٹیوں کا وجود میں آنا ۔علم ہیئت میں ترقی کہ جس کے ذریعہ ستاروں کا زمین سے فاصلوں کا تعین کرنا۔سورج کی ماہیت کا پتہ چلنا۔ کہکشاؤں کے پھیلنے اور Big Bang کے ذریعہ کائنات کا وجود میں آنا وغیرہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

آپ نے کہا کہ اگرچہ سائنسدان کائنات کی ابتداء اس مادہ(Matter) سے کرتے ہیں جو بگ بینگ کے ذریعہ کائنات کو وجود میں لانے کا سبب بنا۔مگر کس نے اس مادے کو پیدا کیا؟ اس کا جواب دینے سے وہ آج بھی قاصر ہیں۔لیکن قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ ہر چیز کی ابتداء کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے اور یہی ہستیٔ باری تعالیٰ کا ثبوت ہے۔

۞ ......مکرم ٹامی کالون صاحب۔صدر مجلس خدام الاحمدیہ UK۔بعنوان سیرت النبی ﷺ صلح اور امن کے پیامبر۔

مکرم کالون صاحب نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی ہر لحاظ سے ایک مثالی نمونہ ہے۔آپ امن کے شہزادے،فخر انسانیت اور رحمۃ للعالمین تھے۔ دشمنان اسلام آپؐ کی رحمدلی اور کریمانہ زندگی کو نظر انداز کرکے مسلسل ایک غلط انداز میں بیان کرنے کی کوشش میں ہیں اور یہ سلسلہ صدیوں سے جاری ہے۔ بدقسمتی سے قرون وسطیٰ اور موجودہ دور کے چند مسلمان علماء بھی اپنے گھناؤنے جرائم کو آنحضور ﷺ کی مطہر زندگی سے منسوب کرکے آپ کی پاکیزہ زندگی داغدار کرنے کی کوشش میں ہیں لیکن حقائق سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ جیسا صلح اور امن کا پیامبر آج تک دنیا میں اور کوئی نہیں گزرا اور نہ آئندہ آئے گا۔

مکرم ٹامی کالون صاحب نے کہا کہ لفظ'' اسلام'' کا مطلب ہی سلامتی ہے اور اس سلامتی کا دائرۂ اثر ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں عمل پذیر نظر آتا ہے۔خواہ اس کا تعلق انفرادی،سماجی،معاشی،ملکی یا بین الاقوامی تعلقات سے کیوں نہ ہو۔قرآن وسنت کی تعلیمات اور تاریخی واقعات کے ذریعہ آپ نے ان سب پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مختلف مذاہب کے درمیان امن قائم کرنے کا جو نسخہ اسلام اور آنحضرت ﷺ نے تجویز فرمایا ہے اس کی مثال دنیا کے کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔ ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کے انبیاء پر ایمان لائے اور ان کی عزت واحترام کرے۔

سماجی امن کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے مقرر موصوف نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کی تعلیم ہمسایوں، راہ گیروں،مرد وعورت اور امیر وغریب غرضیکہ سوسائٹی کے ہر طبقہ کے حقوق وفرائض بڑی واضح انداز میں بیان کرتی ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر کی گئی آنحضور ﷺ کی تقریر جس کا خلاصہ یہ ہے کہ'' گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر، نیز عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں بلکہ خدا کی نظر میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے رہتی دنیا تک کے لئے امن کا پیغام چھوڑ گئی ہے۔اسی طرح آپؐ نے کہا کہ'' ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کی جان، مال اور عزت کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

معاشی امن کو قائم کرنے کے لئے اسلام نے مرنے والے کی جائیداد کی تقسیم کے لئے قوانین مقرر کردئے ہیں تاکہ دولت کا ارتکاز صرف چند ہاتھوں میں نہ رہے۔اسی طرح سے امیروں کی دولت میں غریبوں کا حق بھی رکھا گیا ہے اور زکوٰۃ کے نظام کے تحت تقسیم دولت کا نظام قائم کیا گیا ہے۔مزید برآں سود کو حرام قرار دے کر بھی دولت کے ارتکاز کو صرف چند ہاتھوں میں جانے سے روکا گیا ہے۔

ملکی امن وامان کے قیام کے سلسلہ میں باغیانہ رویّہ اختیار کرنے،فساد اور بدامنی پھیلانے سے ایک مسلمان کو سختی سے روکا گیا ہے اور حکام کی اطاعت اور وفاداری کو فرض قرار دیا گیا ہے۔

عالمی امن کے قیام کی خاطر جو قرآنی تعلیم پیش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ'' اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔پس اگر ان میں سے ایک جماعت دوسری جماعت کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کررہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو''۔ (سورۃ الحجرات آیت10)

اس آیت میں عالمی امن کا مکمل چارٹر(Charter) پیش کردیا گیا ہے۔

مکرم کالون صاحب نے کہا کہ وہ لوگ جو اسلامی تعلیمات سے پوری طرح واقف نہیں بعض شدت پسندوں کے رویّہ کی وجہ سے اسلام کو'' خونی مذہب'' قرار دیتے ہیں حالانکہ خود بعض مغربی محققین نے بھی اس تأثر کے غلط ہونے کا اقرار کیا ہے۔تاریخ گواہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے تلوار صرف اور صرف ذاتی دفاع کے طور پر اٹھائی ورنہ مکّہ کی تیرہ سالہ زندگی میں ہر طرح کی تکلیف ومصائب کو بڑے صبر وتحمل سے برداشت کیا۔

آنحضرتؐ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپؐ نے وحشی انسانوں کو خدانما انسان بنادیا اور خدا کے ساتھ ان کا ایسا تعلق قائم کیا کہ وہ چلتے پھرتے امن کے گہوارے اور صلح وشانتی کے پیامبر بن گئے۔

آپ نے تقریر کے آخر میں عیسائی محققین کے مختلف اقتباسات پیش کرتے ہوئے کہا کہ جنہوں نے آنحضور ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کیا ہے وہ یہ کہنے پر مجبور ہوگئے ہیں کہ آنحضورؐ سے بڑھ کر اس دنیا میں کوئی انسانیت کا ہمدرد اور صلح وامن کا پیامبر نہیں گزرا۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں احمدیوں کو توجہ دلائی کہ آج ہمارا فرض ہے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیمات کو تمام دنیا تک پہنچائیں تا اکناف عالم میں اسلام کے امن وسلامتی کا پیغام گونجے۔آمین۔

مکرم ٹومی کالون صاحب کی تقریر کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب طاہر نے اپنی خوبصورت آواز میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

پڑھ کر سنایا۔اس کے بعد درج ذیل مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا۔

کنزرویٹو پارٹی کے شیڈو ہوم سیکرٹری کی تقریر

۞ ......Chris Grailing ممبر آف پارلیمنٹ برائے Epsom & Ewell جن کا تعلق کنزرویٹو پارٹی سے ہے اور شیڈو ہوم سیکرٹری بھی ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار السلام علیکم سے شروع کیا اور کہا کہ مجھے جلسہ میں شامل ہوکر دلی خوشی ہوئی ہے۔انہوں نے کہا کہ امام جماعت احمدیہ کی برطانیہ میں موجودگی میں اس جلسہ کی اہمیت غیر معمولی ہوجاتی ہے کیونکہ وہ عالمگیر جماعت کے امام ہیں۔انہوں نے اپنی طرف سے، اپنی پارٹی کے لیڈر جناب ڈیوڈ کیمرون کی طرف سے سب شرکاء جلسہ کو مبارکباد دی۔اسی طرح ایم ٹی اے کو دیکھنے والے تمام ناظرین کو بھی مبارکباد دی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آپ کے مذہب کی یہ خوبی کہ آپ دوسرے لوگوں سے تعلق رکھنا ضروری سمجھتے ہیں اور اسی طرح سب لوگوں کی خدمت کرنا بھی اپنا فریضہ سمجھتے ہیں بہت قابل تعریف ہے۔انہوں نے خاص طور پر جماعت احمدیہ برطانیہ کی چیریٹی واک کا ذکر کیا اور کہا کہ گزشتہ چند سالوں میں آپ نے ایک ملین پاؤنڈ سے زائد جمع کرکے مختلف رفاہی اداروں کو دیا جو ایک عظیم خدمت ہے۔اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ Morden کی بیت الفتوح مسجد میں بھی اور یہاں بھی مَیں نے نوجوانوں کو بڑی ذمہ داری سے کام کرتے دیکھا ہے۔اسی طرح آپ کا نوجوانوں کو سنبھالنا اور ان کو تعمیری کاموں میں لگانا یہ بھی ملک کی بہت بڑی خدمت ہے۔ کیونکہ آج کل معاشرہ میں نوجوانوں کے کئی ایک مسائل چل رہے ہیں لیکن آپ نے نوجوانوں کو مفید کاموں میں لگا کر بہت اچھا کام کیا ہے۔

۞ ......جناب کرس گریلنگ کی تقریر کے بعد **مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے حاضرین سے'' نظام خلافت اور تائید الٰہی'' کے موضوع پر خطاب کیا** جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

مکرم امام صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں آیت استخلاف پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ چونکہ خلیفہ خود بناتا ہے اس لئے وہ خلیفہ اور مومنین کی جماعت کو ہمیشہ اپنی تائید ونصرت کے نظارے دکھا کر ان کے ایمان کو تقویت بخشتا رہتا ہے۔اس سلسلہ میں آپ نے خلافت راشدہ کی مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے مختلف خلفاء کے دور میں عالم اسلام میں امن وامان قائم کیا اور جمع واشاعت قرآن کے کام کے ساتھ اسلام وسعت وترقی اختیار کرتا گیا اور شدید مخالفت کے باوجود دشمن خلافت کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکا۔

مکرم امام صاحب نے اسلام کے اِس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے کئے گئے وعدوں کے مطابق ایک بار پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پچھلے سو سال گواہ ہیں کہ یہ الٰہی سلسلہ غیر معمولی ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف الہامات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ آج بھی پوری شان وشوکت سے پورے ہورہے ہیں۔مثلاً ایک وقت کسمپرسی کا تھا اور سخت مخالفت تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی کہ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' اور نیز یہ کہ'' ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی''۔آج ان وعدوں کے عین مطابق احمدیت 193 ممالک میں پھیل چکی ہے اور 20 کروڑ سے زائد احمدی دنیا کے کونے کونے حتیٰ کہ افریقہ کے گھنے جنگلوں میں بھی موجود ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں۔

اسی طرح یہ الہام کہ'' بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانہ میں گورنر جنرل سنگھاٹے صاحب کے ذریعہ پورا ہوا۔امام صاحب نے افریقہ کے ایک بادشاہ کی جاں بلب بیوی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اسے نئی زندگی عطا کی اور اس نے معجزانہ طور پر شفا پائی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو رؤیا میں ایک دفعہ ایسے بادشاہ دکھائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔2004ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بینن (Benin) کا دورہ کیا تو وہاں بادشاہ گھوڑوں پر بیٹھ کر حضور کے استقبال کے لئے آئے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی گئی تھی کہ شام وعرب کے ابدال وصلحاء آپؑ کو عطا کئے جائیں گے اور آج سینکڑوں فدائی عرب اللہ کے فضلوں سے حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان رکھتے ہیں۔

مکرم امام صاحب نے مختلف تاریخی واقعات کی روشنی میں بیان کیا کہ جب بھی دشمن نے خلافت کی ترقی میں روکیں ڈالنے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے خود ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا اور جماعت کی ترقی کے لئے نئے سے نئے دروازے کھلتے چلے گئے۔اس سلسلہ میں آپ نے 1934ء اور 1953ء میں پاکستان میں ملک گیر احراری فتنوں اور 1947ء میں قادیان سے ربوہ بحفاظت ہجرت اور 1974ء اور 1984ء میں حکومت کی طرف سے قانونی رکاوٹوں کی مثال پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت خلفائے وقت کی قیادت میں جماعت کے شامل حال رہی ہے۔مکرم امام صاحب نے کہا کہ کہاں تو دشمن نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو اپنے وطن سے ہجرت پر مجبور کیا اور کہاں یہی ہجرت جماعت کی ترقی کے لئے سنگ میل ثابت ہوئی اور جماعت کو اس کے نتیجہ میں عالمگیر تشخص حاصل ہوا۔الحمدللہ۔

مکرم امام صاحب نے بیان کیا کہ خدا کی تائید کا ایک نظارہ مومنین کی جماعت کے مخالفین کے بدانجام سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔اس سلسلہ میں آپ نے دو دشمنان احمدیت جنہوں نے اپنی حکومت کے گھمنڈ میں جماعت کو مٹانے کے دعوے کئے تھے کی عبرتناک مثال پیش کی کہ کس طرح ان میں سے ایک تو تختۂ دار پر وار دہوا اور دوسرے کا مباہلہ کے نتیجہ میں نام ونشان تک باقی نہ رہا۔

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر55

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب سے ایک انٹرویو۔

(چوتھی اور آخری قسط)

خلافت رابعہ کے بارہ میں رؤیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے زمانے کی بات ہے کہ میں نے ایک رؤیا دیکھا جسے میں نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کو بھی سنایا۔ ایک دفعہ مجھے ان کے ساتھ واشنگٹن تک ہوائی سفر کرنے کی توفیق ملی۔ چوہدری صاحب کھڑکی والی سیٹ پر تھے اور میں ان کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا کہ چوہدری صاحب میں نے ایک خواب دیکھی ہے اور آپ سے اس کی تعبیر پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ لوگوں کا ایک بڑا ہجوم ہے اس کی قیادت ایک نوجوان شخص کر رہا ہے جس کی سیاہ داڑھی ہے اور بڑا پر ہیبت اور جلالی چہرہ ہے۔ اس ہجوم میں ایک شخص مجھے کہتا ہے جانتے ہو یہ کون ہے؟ یہ خلیفہ ہے۔ میں خواب میں حیران ہو کر کہتا ہوں کہ میں خلیفۂ وقت کو جانتا ہوں وہ بڑی عمر کے ہیں جبکہ یہ شخص نوجوان ہے۔ ان کی داڑھی سفید اور لمبی ہے جبکہ اس کی سیاہ اور چھوٹی ہے۔ میں ابھی اسی سوچ میں ہی تھا کہ اس شخص نے مجھے مخاطب ہو کر کہا تمہیں معلوم ہے اس کا نام کیا ہے؟ پھر خود ہی جواب دیا: اس کا نام عبدالحق ہے۔ پھر یہ شخص تو غائب ہو جاتا ہے اور خواب میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب میرے سامنے آجاتے ہیں اور فرماتے ہیں:

You know Mustafa, God has been so Gracious to me, he gave me life till I saw four khulafa.

یعنی مصطفیٰ صاحب! کیا آپ کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ خاص مہربانی فرمائی ہے کہ اس نے مجھے اتنی زندگی دی ہے کہ میں نے چار خلفاء دیکھ لئے ہیں۔

اس کے بعد ہم ایک جگہ پہنچتے ہیں جہاں چوہدری صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے تو یہاں پر سونا ہے لہذا آپ آگے اپنا سفر مکمل کریں۔

جب میں یہ رؤیا حضرت چوہدری صاحب کی خدمت میں بیان کر رہا تھا تو پہلے آپ بڑی توجہ سے اس کو سن رہے تھے اور بار بار میری طرف دیکھتے تھے لیکن جب چار خلفاء کا ذکر آیا تو آپ نے جہاز کی کھڑکی سے باہر دیکھنا شروع کر دیا۔ میں نے پورا رؤیا بیان کرنے کے بعد پوچھا: چوہدری صاحب آپ کا اس رؤیا کے بارہ میں کیا خیال ہے؟ آپ نے میری جانب دیکھا اور دوبارہ کھڑکی کی طرف منہ پھیر لیا۔ میں نے دوبارہ عرض کیا: چوہدری صاحب چار خلفاء کا کیا معنی ہو سکتا ہے؟ آپ نے ذرا غصہ سے میری طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: Allah knows یعنی اللہ بہتر جانتا ہے۔ آپ کے طریق جواب سے مجھے یہی سمجھ آئی کہ آپ اس بارہ میں مزید بات کرنا پسند نہیں فرماتے۔ لہذا میں خاموش ہو گیا۔

جب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفہ رابع منتخب ہوئے تو آپ کی عمر بھی خلیفہ ثالث سے کم تھی اور داڑھی بھی سیاہ اور نسبتاً چھوٹی تھی، نیز چوہدری ظفر اللہ خان صاحب خلافت رابعہ کے دور تک حیات رہے اور اس کے بعد ان کی وفات ہوگئی جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ابھی تک یہ سفر مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

ایک عجیب اتفاق

خاکسار (طاہر ندیم) عرض کرتا ہے کہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے جب اس رؤیا میں حضرت خلیفہ رابعؒ کا نام ''عبدالحق'' بیان کیا تو خاکسار سوچنے لگا کہ کس طرح اس کا تعلق حضرت خلیفہ رابعؒ کی ذات سے ہو سکتا ہے۔ اس کا ایک واضح تعلق تو A Man of God کی صورت میں سامنے آیا۔ پھر اچانک مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ حساب جمل میں اس کی عددی قیمت دیکھی جائے۔ چنانچہ ان کے اس رؤیا کے بیان کرنے کے دوران ہی خاکسار نے جب یہ حساب کیا تو یہ جان کر حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ''عبدالحق'' کے اعداد 215 ہیں اور خلیفہ رابع کے نام ''طاہر'' کے اعداد بھی بعینہ 215 ہی بنتے ہیں۔ تو گویا اس رنگ میں بھی چوتھے خلیفہ کے نام کی طرف اس رؤیا میں اشارہ موجود تھا۔ الحمدللہ۔

خاکسار نے جب مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کو اس بابت بتایا تو وہ بہت خوش ہوئے اور خود ہی مجھے فرمایا کہ اس رؤیا کے بعد اس نکتہ کا بیان بھی قارئین کے لئے کر دیں تو دلچسپی کا باعث ہوگا۔

کیمبرج میں ایک عجیب واقعہ

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا کیمبرج یونیورسٹی میں خطاب تھا۔ وہاں کچھ عرب طلبہ بھی موجود تھے۔ شاید وفات مسیح پر بات ہو رہی تھی اور آیت وَآوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ (المومنون: 51) کے ضمن میں حضور آویٰ کے معنے بیان فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک عرب نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ معنے درست نہیں ہیں، بلکہ آیت کے منطوق کے خلاف ہیں۔ ساتھ ہی اس نے کوئی ایسا انوکھا مفہوم بیان کیا کہ آیت کے الفاظ جس کے متحمل نہ تھے۔ حضور نے فرمایا کہ عربی لغت کے مطابق بھی درست معنی ہیں جو میں نے کئے ہیں۔ اس پر اس نے کہا آپ عجمی ہیں آپ کو عربی لغت کا کیا پتہ۔ ہم عرب ہیں ہم ان الفاظ کے معنی بہتر سمجھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں پر ایک اور بھی عرب بیٹھے ہیں ان سے بھی پوچھ لیتے ہیں۔ اس پر حضور نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا کوئی عرب اس آیت کے یہ معنی بھی کرتا ہے جن پر یہ عربی دوست اصرار کر رہے ہیں؟ میں کھڑا ہوا اور اس سوال کے جواب میں تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد عرض کیا کہ ''جی حضور کرتا ہے''۔ میرے اس جواب پر سارے ہال میں خاموشی چھا گئی۔ اس پر میں نے اپنے جواب کو مکمل کرتے ہوئے کہا کہ ''اگر وہ عربی جاہل مطلق ہو''۔ یہ سننا تھا کہ پورا ہال قہقہوں سے گونج اٹھا۔

عربی زبان میں ترجمہ وتالیف کی توفیق

پہلے پہل میں حضور کے خطبات ترجمہ کیا کرتا تھا جو مصر اور دیگر ممالک میں ارسال کئے جاتے تھے۔ تالیف کا کام سب سے پہلے حلمی الشافعی صاحب نے شروع کیا۔ انہوں نے اسراء ومعراج اور جنوں کی حقیقت پر مبنی دو کتابچے تالیف فرمائے۔ وہ باوجود اپنے گہرے علم کے مجھ سے بھی مشورہ کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ یہ کتب شائع ہو چکی ہیں، اب میں نے یہ دونوں کتب نظر ثانی اور بعض اضافوں کے ساتھ دوبارہ تیار کی ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر کتاب السیرۃ المطہرۃ کی تالیف کی خاکسار کو توفیق ملی ہے۔

خلیفہ رابعؒ کی کتاب Rationality.... کا عربی ترجمہ

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب ریشنلٹی (Rationality....) چھپی تو میرے دل میں اس کا عربی ترجمہ کرنے کی شدید خواہش پیدا ہوئی۔ اور مجھے دل ہی دل میں یہ خدشہ بھی دامنگیر ہوا کہ اگر میں نے جلدی نہ کی تو شاید کوئی اس کا عربی ترجمہ کرنے میں مجھ سے سبقت لے جائے گا۔ لہذا میں نے پہلی فرصت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے اس کے عربی ترجمہ کی اجازت لے لی۔ حضور انور نے نہ صرف اجازت مرحمت فرمائی بلکہ دعا بھی کی۔ میں نے یہ کتاب ابھی تک نہ پڑھی تھی۔ جب ترجمہ شروع کیا بے اختیار میرے منہ سے نکلا کہ یہ میں کیا کر بیٹھا۔ میں اس کتاب کے مضامین اس کی فلسفیانہ اصطلاحات اور اس طرح کی اعلیٰ درجہ کی فصیح و بلیغ انگریزی سے نابلد تھا۔ ہر پیرا اور ہر سطر اور ہر لفظ پر مجھے رک کر کئی ڈکشنریاں دیکھنی پڑتی تھیں۔ میں نے کہا کہ اے خدایا اب کیا کروں؟ کیا میں دوبارہ خلیفۂ وقت کے پاس جاؤں اور عرض کروں کہ یہ میرے بس کی بات نہیں۔ یہ بھی ادب کے خلاف ہے۔ لہذا اب میری مدد فرما۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا کچھ ایسا فضل ہوا کہ بعض اوقات میں ایک دن میں دس صفحات کا ترجمہ کر لیتا تھا۔ اب میں یہ ترجمہ پڑھتا ہوں تو مجھے یقین نہیں آتا کہ یہ میں نے کیا ہے۔ اس حوالے سے میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جب کسی کام کے بارہ میں خلیفہ وقت کا ارشاد، آپ کا مشورہ اور دعا شامل ہو جاتی ہے تو اس میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر آسانیاں پیدا فرما دیتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنی نیک مہمات میں ہمیشہ خلیفۂ وقت سے دعائیں لیں تا کہ برکت پڑے اور آسانیاں پیدا ہو جائیں۔

خلیفہ رابعؒ کی وفات کے بارہ میں رؤیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات سے کچھ عرصہ قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور بیمار ہیں اور اس بیماری کی شدت کی وجہ سے گر پڑتے ہیں۔ چند لوگ آپ کو اٹھاتے ہیں اور بعد میں کہتے ہیں کہ آج کے بعد تم حضور کو دوبارہ نہیں دیکھو گے۔

پھر جب حضور کی وفات ہوئی تو مجھے یہ رؤیا یاد آ گیا اور اس کی تعبیر بھی سمجھ آ گئی۔

خلیفہ رابعؒ کی وفات اور خلافت خامسہ کا انتخاب

میں نے کینیڈا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات اور خلافت خامسہ کے انتخاب کے مناظر دیکھے۔ جب مجھے پاکستان سے آنے والے بزرگان کے ناموں کے بارہ میں علم ہوا تو میرے دل میں بڑی قوت سے یہ احساس پیدا ہوا کہ آئندہ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ہیں۔ حالانکہ میں ان کو بالکل نہیں جانتا تھا۔ نہ ان سے کبھی ملا، نہ اس سے قبل ان سے بات ہوئی۔ لیکن ایک ملاقات میں حضور انور نے خود فرمایا کہ میں حضور سے غانا میں ملا تھا۔ مجھے اتنا تو یاد ہے کہ مجھے ایک دفعہ عبدالوہاب آدم صاحب امیر جماعت غانا نے ایک گھر کی طرف اشارہ کر کے بتایا تھا کہ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے ایک شخصیت رہائش پذیر ہے۔ لیکن مجھے حضور کا نام، آپ کی شکل وصورت، آپ سے ملاقات وغیرہ کچھ بھی یاد نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ سے پہلی ملاقات

امیر جماعت احمدیہ ماریشس نے لندن میں مجھے اپنی جماعت کے جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی تھی چنانچہ اس دعوت پر میں ان کے اُس جلسہ میں شامل ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلی مرتبہ شامل ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر مجھے حضور انور کے ساتھ ملاقات کرنے کی سعادت نصیب ہوئی جو کہ میری حضور انور کے ساتھ پہلی ملاقات تھی۔ جب میں حضور انور کے سامنے جا کر بیٹھا تو حضور کے پاس میرا مضمون ''اللہ تعالیٰ کس طرح خلیفہ بناتا ہے'' پڑا ہوا تھا (یہ مضمون انگریزی اور عربی دونوں زبانوں میں لکھا گیا ہے)۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے اس میں کچھ اضافے کئے ہیں۔ حضور انور نے وہ اضافے ارسال کرنے کا مجھے ارشاد فرمایا۔ جب میں ملاقات کے بعد باہر نکلا تو میرے دوست نے جو کینیڈا سے میرے ساتھ آئے تھے مجھ سے میرے تاثرات کے بارے میں پوچھا۔ میں نے اسے جواب دیا کہ میں ایسے محسوس کر رہا ہوں کہ جیسے ہوا کے دوش پر سوار ہوں اور اڑا جا رہا ہوں۔

اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر

اَجْوِبَۃٌ عَنِ الْاِیْمَانِ کے عنوان سے میری کتاب اور پروگراموں کی ایک سیریز کا ذکر پہلے ہو چکا

ہے۔ جب یہ پروگرام چلنے شروع ہوئے تو اس پر ہمیں بہت زیادہ Responce ملنا شروع ہوا جس کی وجہ سے محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر نے مجھ پر بہت دباؤ ڈالنا شروع کیا کہ مَیں حاضر ہوں اور کوئی لائیو پروگرام اس حوالے سے شروع کیا جائے۔ حتی کہ بالآخر انہوں نے کہا کہ اب مَیں نے آپ کا کوئی جواب نہیں سننا لہذا اس دفعہ آپ لندن آجائیں۔ چنانچہ مجھے آنا پڑا۔ یہ مارچ 2006ء کی بات ہے۔ مَیں نے لندن آتے ہوئے جہاز سے کچھ کھایا جس کی وجہ سے مجھے اسہال کی شکایت ہوگئی اور اگلے دن اس قدر ضعف اور طبیعت خراب ہوئی کہ جمعرات کو پروگرام نہ ہوسکا۔ میری اس حالت کے پیش نظر مکرم تمیم ابو دقہ صاحب کو اردن سے بلوایا گیا نیز عربک ڈیسک سے مکرم عبدالمؤمن طاہر صاحب کو بھی شامل کیا گیا۔ اگلے دن پروگرام کے وقت خدا کے فضل وکرم سے میری صحت بھی ٹھیک ہوگئی یوں اس پروگرام کا (جو کہ چند ماہ سے جاری تھا اور اس میں عموماً ایک میزبان اور ایک مہمان ہوا کرتا تھا) انداز بدل گیا اور اس میں دو عرب مہمان اور ایک عربک ڈیسک کا ممبر شامل ہونے لگے۔ یہ **الحوار المباشر** کے نام سے پہلا پروگرام تھا۔

میرے خیال میں عربوں میں تبلیغ کے سلسلہ میں اس پروگرام کو ایک بڑا Turning Point کہا جاسکتا ہے۔ اس پروگرام میں ازہر کے ایک عالم نے بھی بات کی۔ اسی طرح ایک عیسائی پادری نے بھی فون کال کے ذریعہ بات کی۔ اور دن بدن یہ پروگرام ترقی کی منازل طے کرتا چلا گیا۔

قصہ ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری کا

میرا ایک مصری دوست تھا جس کا تعلق اخوان المسلمین سے تھا۔ پچاس کی دہائی میں میرا اس سے تعارف ہوا۔ جب اسے پتہ چلا کہ مَیں احمدی ہوگیا ہوں تو ادھر ادھر سے سن کے اس نے بھی مکرم محمد بسیونی صاحب صدر جماعت کے پاس جاکر بیعت کرلی۔ لیکن دراصل اس کا مقصد یہ تھا کہ اس نے کہیں سے غلط پروپیگنڈہ سنا تھا کہ جماعت بیعت کرنے والے کو مال دیتی ہے۔ چنانچہ جب وہ احمدی ہوئے تو انہیں معلوم ہوا کہ یہاں سے لینے کی بجائے چندہ دینا پڑتا ہے۔ لہذا یہ احمدیت چھوڑ گئے۔ لیکن اس عرصہ میں کئی دفعہ عیسائیوں کے ساتھ میری بحث میں شامل ہوئے۔ اس لئے انہیں علم تھا کہ میرے پاس اس بارہ میں کچھ معلومات ہیں۔ اس کے بعد ساٹھ کی دہائی میں یہ قید ہوگئے اور بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ازاں بعد صدر سادات کے زمانے میں ان کی رہائی ہوئی تو انہوں نے اپنا دارالنشر کھول لیا۔ جب عیسائی پادری نے اسلام اور نبیٔ اسلام کے بارہ میں توہین آمیز پروگرام شروع کئے تو یہ دوست کہتے ہیں انہوں نے کہا کہ اس پادری کا جواب صرف ایک شخص دے سکتا ہے اور اس کا نام مصطفیٰ ثابت ہے۔ انہوں نے مجھے تلاش کرنے کی بھی کوشش کی لیکن مَیں مصر میں نہیں تھا۔ پھر ہمارے مصری احمدی مکرم عمرو عبدالغفار صاحب کے ذریعہ ان سے رابطہ ہوا۔ اس نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میری کتاب اَجْوِبَة عَنِ الْإِيْمَان کی اپنے دارالنشر سے اشاعت کرے۔ اس نے جب اس کتاب کا مطالعہ کیا تو ہمارے ایک پروگرام الحوار المباشر میں فون کال کے ذریعہ کہا کہ ڈاکٹریٹ کی ڈگری ایک مقالے پر دی جاتی ہے اور میرا خیال ہے کہ اس کتاب کا ہر ایک باب اس قابل ہے کہ اس پر مؤلف کو اعزازی ڈگری دی جائے۔ گو کہ ڈگری دینا تو یونیورسٹیوں کا کام ہوتا ہے لیکن میرے دارالنشر میں بڑے بڑے ادیبوں اور منجھے ہوئے قلمکاروں کی کتب چھپتی ہیں ان میں سے ایک بڑی تعداد کی یہی رائے ہے اور ہم سب نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ کتاب أجوبة عن الإيمان کے مصنف کو اپنی طرف سے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری دیں۔ گو کہ اس ڈگری کی کوئی حیثیت نہیں ہے لیکن یہ ہماری طرف سے جذبات کا اظہار ہے جس کو ہم روک نہیں سکتے۔

چنانچہ جب یہ کتاب اس دارالنشر سے شائع ہوئی تو اس نے میرے نام کے ساتھ ''الدکتور'' کے لفظ کا اضافہ کردیا۔

ایم ٹی اے 3 العربیہ نائل سات پر

تقریباً دو سال قبل ایم ٹی اے العربیہ کی نشریات نائل سات پر جانے لگیں جس کے بارہ میں مَیں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ ایک خواب سے بھی بڑھ کر بات تھی۔ اتنی جلدی اور اس شان سے اس خواب کا حقیقت میں بدل جانا اتنا عظیم الشان اثر لئے ہوئے تھا کہ اس کا بیان میرے لئے ناممکن ہے۔ نائل سات پر تمام عرب چینلز آتے ہیں اور ان کے ساتھ ایم ٹی اے العربیہ کے آنے کا مطلب تھا کہ اب احمدیت عرب دنیا میں گھر گھر پہنچنے لگی تھی۔ لیکن اس کا سب سے زیادہ اثر عیسائیوں پر ہوا اور انہوں نے حکومتی سطح پر دباؤ ڈال کے ہمارے چینل کی نشریات نائل سات سے بند کروادیں۔ لیکن اس کا بھی جماعت کو بہت فائدہ ہوا۔ کیونکہ لوگوں نے ایم ٹی اے کی نشریات کو سراہا اور اسلام اور آنحضرت ﷺ کی ذات پاک کے دفاع کو بہت قدر کی نظر سے دیکھا اور جب ہمارا چینل بند ہوا تو ان پر اس کی اہمیت اور بھی نمایاں ہوکر سامنے آئی لہذا اس کے بند ہونے کے بعد بکثرت بیعتیں ہوئیں۔

نائل سات پر ہمارا چینل بند ہونے کے وقت الحوار المباشر میں کالرز کی تعداد بعض اوقات 100 تک پہنچ جاتی تھی۔ اور یہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ممکن ہوا تھا۔

اب ہم دوبارہ نائل سات پر ہیں لیکن ابھی لوگوں کو اس کا صحیح طور پر علم نہیں ہوا اس لئے فی الحال کالرز کی تعداد کم ہے۔

وَسِّعْ مَكَانَكَ کا ایک نظارہ

ہم ابھی پچھلے سال تک نماز جمعہ صدر جماعت مصر ڈاکٹر حاتم حلمی الشافعی صاحب کے گھر پر ادا کرتے تھے۔ جمعہ کی نماز ہم ان کے سٹنگ روم میں ادا کرتے تھے۔ نمازیوں کی تعداد پانچ یا چھ سے زیادہ نہ ہوتی تھی۔ پھر یوں ہوا کہ پروگرام الحوار المباشر کے شروع ہونے کے ساتھ ہی یہ تعداد بڑھنی شروع ہوئی اور ڈاکٹر حاتم صاحب کا سٹنگ روم کم پڑنے لگا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد کچھ لوگ سٹنگ روم میں ہوتے اور کچھ دوسرے کمرے میں۔ پھر یہ تعداد بفضلہٖ تعالیٰ اس قدر بڑھی کہ ڈاکٹر صاحب کو ہر جمعہ اپنی ڈائننگ ٹیبل کھول کر کہیں اور منتقل کرنی پڑتی تھی ورنہ نمازیوں کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں رہتی تھی۔ اس صورتحال کے پیش نظر خاکسار نے حضور انور سے مصر میں جماعت کے لئے ایک مکان خریدنے کی تجویز پیش کی اور حضور انور کی منظوری سے یہ مکان خرید لیا گیا۔ اب خدا کے فضل سے نماز جمعہ پر حاضر ہونے والوں کی تعداد کم و بیش 100 یا اس سے زائد ہی ہوتی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔

ہمارے چینل کی مقبولیت کی ایک مثال

ہمارے چینل کی مقبولیت کی ایک جھلک اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اکثر اوقات جب مَیں مصر جاتا ہوں تو ریلوے سٹیشن پر یا دیگر مقامات پر لوگ مجھے پہچان لیتے ہیں اور آکر بتاتے ہیں کہ ہم MTA دیکھتے ہیں اور آپ کو جانتے ہیں۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ ہم ٹیکسی پر سوار ہوکر کہیں گئے تو ٹیکسی ڈرائیور نے کہا کہ مَیں آپ کو جانتا ہوں کیونکہ مَیں آپ کے پروگرام بڑے شوق سے دیکھتا ہوں۔

ایک دفعہ ہم پارکنگ میں اپنی گاڑی کھڑی کر کے نکلے تو پارکنگ کے گارڈ نے مجھے پہچان لیا۔ اس بات سے مجھے بہت خوشی ہوئی کہ الحمدللہ اب عام لوگوں تک بھی احمدیت کی تبلیغ پہنچ رہی ہے۔ اور وہ ایک خاص کوشش اور شوق کے ساتھ ہمارے پروگرام دیکھتے ہیں۔

نئے پروگرامز کی ریکارڈنگ

عیسائیوں نے اسلامی لٹریچر میں عذاب قبر کے بارہ میں روایات کو لے کر کئی پروگرام پیش کئے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ محض خرافانہ خیالات کا مجموعہ ہے۔ گو کہ یہ موضوع اتنی زیادہ اہمیت کا حامل نہ تھا کہ دیگر اہم مضامین سے قبل اس کو شروع کیا جاتا لیکن عیسائیوں نے اس کو اسلام پر اعتراضات کا ذریعہ بنا لیا بلکہ ان امور کو ایک مضحکہ خیز انداز میں پیش کیا۔ چنانچہ میں نے اس موضوع پر ''أسئلة جريئة'' کے نام سے پروگراموں کا ایک سلسلہ ریکارڈ کیا ہے جو آجکل ایم ٹی اے پر چل رہا ہے۔ اس میں اسلامی نقطہ نگاہ سے عذاب قبر کی حقیقت کے علاوہ بائیبل میں عذاب قبر کی خرافانہ حکایتوں کا بیان بھی ہے۔ الحمدللہ یہ پروگرام بہت پسند کیا جارہا ہے اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ مصر کے ایک شہر میں (جس کا میں نام نہیں لینا چاہتا) اس پروگرام کو ریکارڈ کر کے لوگ بانٹتے پھر رہے ہیں۔

مستقبل کے منصوبے

میری خواہش ہے اگر خدا تعالیٰ مجھے عمر، صحت اور توفیق عطا فرمائے تو مَیں تین کتابیں لکھنا چاہتا ہوں۔ ایک کفّارہ کے بارہ میں، ایک تثلیث کے بارہ میں اور ایک تجسد یعنی خدا تعالیٰ کے انسانی جسم میں ظہور کے بارہ میں۔ علاوہ ازیں میری خواہش ہے کہ بائبل کے تناقضات پر مشتمل ایک کتاب بھی تالیف کروں۔ اس سلسلہ میں میری دعا کی بھی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

میرا پیغام

میرا یہ پیغام خصوصی طور پر اہل مصر کے لئے ہے کیونکہ جن لوگوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا ان کا تعلق مصر سے تھا۔ اسی طرح شام اور عراق کے عربوں کے لئے بھی ہے کیونکہ یہاں کے مسلمان حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے کی سازش میں شریک تھے، میں ان کو مخاطب ہوکر کہتا ہوں کہ اے اہل مصر وشام وعراق! تمہارے آباء واجداد کی غلطی کی وجہ سے اسلام سے نظام خلافت کا خاتمہ ہوا تھا۔ آج تم ان کی نسل ہونے کے ناطے اپنے آباء واجداد کی غلطی کا ازالہ کرسکتے ہو۔ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق خلافت راشدہ دوبارہ قائم ہوچکی ہے آؤ اور اس کے خادم بن کر اس کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہوجاؤ۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ دائمی ہے۔ اس نے تو قائم اور جاری وساری رہنا ہے لیکن اگر ہم اس کی تائید میں کھڑے ہوجائیں گے اور اس کی حفاظت پر کمربستہ ہوجائیں گے تو شاید یہ کسی رنگ میں ہمارے آباء واجداد کی غلطی کے ازالہ کا سبب بن جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اہل عرب کو اس کی جلد از جلد توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(باقی آئندہ)

الفضل انٹرنیشنل کے شماروں کی حفاظت کریں

یہ اخبار دنیاوی آلائشوں سے بالاتر دینی اور دنیوی علوم کا خزانہ ہے۔ قومی امنگوں اور ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ الفضل میں آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ ملفوظات اور تحریرات کے علاوہ ڈھیروں مقدس حوالہ جات بھی شامل ہوتے ہیں جن کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے الفضل کے پرچوں کی حفاظت اور ان کو ترتیب سے ریکارڈ میں رکھنا ہماری اہم ذمہ داری ہے۔

احباب جماعت کی دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مواد احترام کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کو ردّی میں دوسرے اخبارات کے ساتھ فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو اور کسی الزام کا پیش خیمہ نہ بنے۔ امید ہے احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے اس کے ادب و احترام کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں گے۔ (مینیجر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کو ایک اُمّت واحدہ بنایا ہوا ہے اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تھا۔

اگر آج اس نکتے کو مسلمان سمجھ لیں اور جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے مسیح محمدی کی بیعت میں آ جائیں تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام بن جائیں گے اور مسلمانوں کی طرف اٹھنے والی ہر دشمن آنکھ اور بد ارادے سے بڑھنے والا ہاتھ اس عافیت کے حصار سے ٹکرا کر نہ صرف بے ضرر ہو جائے گا بلکہ خدا تعالیٰ کی پکڑ کے نیچے آ جائے گا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کے نزول پر جذبات تشکر کا اظہار۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام انتظامات پہلے سے بہتر تھے۔ انتظامات کو مزید بہتر بنانے کے سلسلہ میں اہم ہدایات۔ جلسہ میں شامل ہونے والے غیر از جماعت مہمانوں اور بعض پہلی دفعہ شامل ہونے والے احمدیوں کے تأثرات کا رُوح پرور بیان۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایسی محبت دلوں میں ڈالی ہے جس کی مثال آج دنیا میں کہیں نہیں ملتی اور آپ کے ناطے پھر یہ خلافت سے محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ اخلاص اور وفا اور محبت میں ہر احمدی کو بڑھاتا چلا جائے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات پر ہمارے جذبات تشکر پہلے سے بڑھ کر ظاہر ہوں اور ہماری تمام محبتوں کا مرکز خدا تعالیٰ کی ذات بن جائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 31 ر جولائی 2009ء بمطابق 31 ر وفا 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

گزشتہ اتوار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ یوکے اپنی تمام تر برکتوں سے نہ صرف یہاں شامل ہونے والوں بلکہ دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی احمدیوں نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اس میں شمولیت کی ان کو سیراب کرتے ہوئے اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔ اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کو ایک امت واحدہ بنایا ہوا ہے اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد اور ایک اہم کام تھا۔ اگر آج اس نکتے کو مسلمان سمجھ لیں اور جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے مسیح محمدی کی بیعت میں آ جائیں تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے حقیقی غلام بن جائیں گے اور مسلمانوں کی طرف اٹھنے والی ہر دشمن آنکھ اور بد ارادے سے بڑھنے والا ہاتھ اس عافیت کے حصار سے ٹکرا کر نہ صرف بے ضرر ہو جائے گا بلکہ خدا تعالیٰ کی پکڑ کے نیچے آ جائے گا۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے 120 سال سے بلکہ اس سے بھی زائد عرصہ سے یہ نظارے دیکھ رہے ہیں۔ اگر یہ انسانی سلسلہ ہوتا تو ان دشمنوں اور مخالفین جو تمام تر ظاہری طاقتیں بھی رکھتے ہیں ان کے حملوں سے کب کا ختم ہو جاتا۔

ہر سال مَیں جلسہ پر ان فضلوں کا ذکر کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے دوران سال جماعت پر کئے ہوتے ہیں۔ ان واقعات میں سے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ہوئے ہوتے ہیں چند ایک لیتا ہوں اور وقت کی کمی کی وجہ سے ان میں سے دس فیصد بھی بیان نہیں کر سکتا۔ بہرحال یہ تو مختلف موقعوں پر یا تحریر میں جماعت کے سامنے وقتاً فوقتاً آتے رہیں گے۔ اس وقت مَیں حسب روایت جلسہ کے حوالہ سے شکر کا ذکر کروں گا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے لیکن یہ شکر تو ہم ان باتوں کا کر سکتے ہیں جو ظاہری ہیں اور جن کا ہمیں پتہ چل جاتا ہے، اکثریت کو ان کا احساس ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل جلسے کے دنوں میں ایسے ہوتے ہیں جن کا ہمیں پتہ ہی نہیں چل رہا ہوتا۔ یا اکثریت کو پتہ نہیں چل رہا ہوتا۔

اللہ تعالیٰ سورۃ النحل کی ایک آیت میں فرماتا ہے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا-اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (النحل:19) اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو اسے احاطے میں نہ لا سکو گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس یہ بات ہمیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہماری زبانیں اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار ہمیشہ کرتی چلی جائیں۔ اُن باتوں پر بھی شکر گزاری جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم نے دیکھا اور اُن باتوں پر بھی شکر گزاری جن کا ہمیں علم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جلسے کے دنوں میں پہلے دن بارش برسائی تو یہ بھی ہمارے فائدے کے لئے تھی، بارش روکی تو وہ بھی ہم پر فضل فرماتے ہوئے۔ ہر قسم کے شر سے ہمیں محفوظ رکھا جن کا ہمیں علم بھی نہیں تھا۔ پھر آج کل اِن ملکوں میں بلکہ پوری دنیا میں جو سوائن فلو (Swine Flu) پھیلا ہوا ہے، انفلوائنزا ہے، بڑی فکر تھی اور خیال تھا کہ جلسے کی وجہ سے جب مختلف جگہوں سے لوگ جمع ہوں گے تو یہ بھی علم نہیں کہ کس کس نے کس کس قسم کے جراثیم اٹھائے ہوئے ہیں اور عام حالات میں بھی جبکہ وبائی یا خطرناک بیماریاں نہ بھی پھیلی ہوں تب بھی ایک دوسرے سے بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ بہرحال یہ خیال تھا کہ کیونکہ اس طرح فلو پھیلا ہوا ہے تو جلسے کے دنوں میں چند فیصد لوگوں کو یہ ضرور متاثر کرے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور سوائے چند ایک کیسز کے یعنی تین چار جو میرے علم میں آئے ہیں یہ بیماری کسی کو نہیں لگی۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل ہے۔ پس سب سے پہلے تو ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں اور پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کے فضل کو مانگتے ہیں تا کہ اس کے فضل ہم پر بڑھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِنَّ اللّٰهَ شَاکِرٌ عَلِيْمٌ (البقرۃ:159) پس یقیناً اللہ تعالیٰ بہت قدر دان اور جاننے والا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ شَاکِر استعمال ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اگر ہمارے شکر ہمارے دل کی گہرائیوں سے ادا ہو رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ پھر ان کی بڑی قدر کرتا ہے اور فرماتا ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّکُمْ (ابراہیم:8) اگر تم شکر ادا کرو گے تو مَیں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔ پس یہ حقیقی شکر گزاری تب ہو گی جب مستقل مزاجی سے ہم خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ شَاکِرٌ عَلِيْمٌ ہے۔ وہ قدر دان ہے اور علم بھی رکھتا ہے۔ اُسے علم ہے کہ کون حقیقی شکر ادا کر رہا ہے۔ اسے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی شکر گزار بننا چاہئے اور بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اب اس مختصر ذکر کے بعد مَیں کارکنان اور کارکنات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور تمام شامل ہونے والوں کو بلکہ دنیا میں کسی جگہ بھی بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی سننے والوں کو جو یہاں شامل ہوئے ہیں ان کو بھی اور جو دنیا میں سُن رہے تھے ان کو بھی ان کارکنان اور کارکنات کا شکرگزار ہونا چاہئے۔ کیونکہ والنٹیئر ز کا ایک حصہ ایسا ہے جو دنیا میں جلسہ کے تمام پروگرام دکھانے میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے اور انسانوں کی شکرگزاری کا ہمیں حکم بھی ہے۔ کیونکہ یہ شکرگزاری پھر خدا تعالیٰ کی حقیقی شکرگزاری کی طرف لے جاتی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وَمَنْ لَمْ یَشْکُرِالنَّاسَ لَمْ یَشْکُرِاللّٰہ کہ جو لوگوں کا شکرادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں ہوتا۔ یا شکرادا نہیں کرسکتا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 مسند النعمان بن بشیر)

اس دفعہ مجھے اکثر ملنے والوں نے یہی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتظامات گزشتہ سالوں کی نسبت بہت اچھے تھے۔ تمام کارکنان اور کارکنات پہلے سالوں کی نسبت زیادہ مستعد اور اچھے اخلاق سے پیش آنے والے تھے۔ ہر شعبے نے اپنے فرائض کو اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق احسن رنگ میں ادا کرنے اور مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے اپنی تمام تر طاقتیں صرف کرنے کی کوشش کی۔ اس پر مہمانوں کو بھی بہت زیادہ شکرگزار ہونا چاہئے۔ مَیں جلسہ گاہ میں آتے جاتے بعض نوجوانوں اور لڑکوں کے چہرے دیکھا کرتا تھا تو صاف ظاہر ہو رہا ہوتا تھا کہ نیند کی کمی ہے اور تھکاوٹ کی شدت ہے۔ لیکن پھر بھی بڑی مستعدی سے اپنے کام پر کھڑے تھے۔ بلکہ میرے علم میں آیا کہ جلسے کے دنوں میں ایک شعبے کے ناظم اور ناظمہ جو بہن بھائی تھے، وہ بے آرامی کی وجہ سے، مستقل ڈیوٹی کی وجہ سے اور پھر انہوں نے صبح ناشتہ بھی نہیں کیا، کھانا نہیں کھایا یا رات کو کم کھانا کھایا تھا، بہرحال اس کی وجہ سے بیہوش ہو گئے۔ لگتا ہے یہ بہن بھائی ارادہ کر کے آئے تھے کہ کس حد تک ہم اپنے آپ کو مشقت میں ڈال سکتے ہیں تا کہ ایک لمحہ بھی خدمت کا ضائع نہ ہو۔ لیکن یہ غلط چیز ہے۔ اس مشقت کی وجہ سے بیہوش ہوئے اور ڈاکٹری حکم کے مطابق ان کو پھر اس خدمت سے محروم ہونا پڑا اور آخری دن وہ ڈیوٹی نہیں دے سکے۔ تو اس لحاظ سے بھی اپنا خیال رکھنا چاہئے اور انتظامیہ کو بھی جو ان کے ناظمین یا افسران ہوتے ہیں خیال رکھنا چاہئے کہ کچھ نہ کچھ آرام کا وقت بھی دیا کریں اور ان کے کھانے پینے کا بھی خیال رکھا کریں۔ یہ بے لوث خدمت کے جذبوں کی بہت سی مثالیں ہیں جو ہمیں ڈیوٹی کے حوالے سے جلسہ کے دنوں میں نظر آتی ہیں۔ عجیب عجیب روحیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائی ہیں۔ ان ڈیوٹی دینے والوں میں ایشین بھی تھے، یہاں کے مقامی انگریز لوگ بھی تھے، یہاں بسنے والے افریقن ممالک سے آئے ہوئے لوگ بھی تھے۔ گویا جس طرح جلسہ سننے والے ملٹی نیشنل تھے، ڈیوٹیاں دینے والے بھی مختلف قومیتوں کے تھے۔ پس یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر فضل۔ بچے ہیں تو انہوں نے اپنی ذمہ داری کو جو اُن کے سپرد کی گئی تھی، پانی پلانے کی یا کھانا کھلانے کی یا کسی بھی کام کرنے کی، بڑے احسن رنگ میں ادا کیا۔ بڑے ہیں تو انہوں نے احسن رنگ میں ادا کیا۔ نوجوان ہیں، لڑکیاں ہیں عورتیں ہیں سب نے اپنے اپنے فرائض کو بڑی خوبی سے ادا کیا۔

اس سال حکومتی ادارے کی طرف سے ہیلتھ اینڈ سیفٹی (Health & safety) کی طرف خاص توجہ دینے کے لئے کہا گیا تھا۔ اس کے لئے بھی ایک نیا شعبہ قائم کیا گیا اور مختلف مواقع پر اس شعبے کو اس سے متعلقہ حکومتی نمائندے چیک بھی کرتے رہے۔ انسپیکشن (Inspection) کے لئے آتے رہے۔ کیونکہ ہیلتھ اینڈ سیفٹی جلسہ سالانہ کے ہر شعبہ سے بھی تعلق رکھتی ہے اور جلسہ گاہ سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ مہمانوں سے متعلق معاملات بھی ہیں اور کارکنوں سے متعلق بھی۔ اس لئے فکر تھی کہ کہیں کوئی کمی نظر آئی تو ان کو بہانہ مل جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ کے انتظامات ان کے معیار کے مطابق تھے۔

پھر پہلے دن خطبہ میں مَیں نے صفائی کی طرف توجہ دلائی تھی تو مجھے مہمانوں میں سے بعض کے خط آئے کہ آپ نے خطبے میں دروازوں پر پائیدان یا ٹاٹ رکھنے کی طرف توجہ دلائی تھی تا کہ بارش کی وجہ سے جو گند اور کیچڑ وغیرہ ہے اندر نہ جائے۔ جمعہ کے بعد جب مَیں غسل خانے میں گیا ہوں تو وہ بچھے ہوئے تھے اور پھر جہاں کارکنوں نے غسلخانوں میں صفائی کا خیال رکھا ہے مہمانوں نے بھی میرے کہنے کے مطابق اس پر عمل کیا اور غسلخانوں کو استعمال کرنے کے بعد اکثر نے صاف کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے کہ خلیفہ وقت کی آواز پر احمدیوں کو اطاعت کرنے کی توفیق ملتی ہے اور فوری طور پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔

پھر جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا سوائن فلو کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے بچاؤ کے لئے مَیں نے ہومیوپیتھی دوائی استعمال کرنے کا کہا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر پوری طرح عمل ہوا۔ کارکنان نے جو ہومیوپیتھی کے شعبہ کے متعلقہ کارکنان تھے، انہوں نے اسے مہیا کرنے کی پوری کوشش کی اور روزانہ 15-20 کلو دوائی استعمال ہوتی تھی۔ اتنی زیادہ مقدار میں دوائی کو مکس (Mix) کرنا بھی بہت مشکل کام ہے۔ مجھے یہ تو نہیں پتہ کہ وہ صحیح طرح مکس (Mix) کرتے رہے اور پھر دیتے رہے کیونکہ لیکوئڈ (Liquid) گولیوں پہ ڈال کے پھر دوائی بنائی جاتی ہے یا صرف میٹھی گولیاں ہی کھلاتے رہے۔ لیکن بہرحال یہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ ان میٹھی گولیوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے شفا رکھ دی۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ لجنہ کی طرف سے ایک دفعہ رپورٹ ملی کہ ایک خاتون نے دوائی کھانے سے انکار کیا، شاید اس لئے انکار کیا ہو کہ اس نے میرا خطبہ نہیں سنا تھا یا ہدایات نہیں سنی تھیں۔ تو ڈیوٹی پر مقرر کارکنہ جو تھی اس نے کہا ٹھیک ہے اگر تم خلیفہ وقت کی بات نہیں مانتی تو تمہاری اپنی ذمہ داری ہے۔ اس پر فوراً اس نے ہاتھ بڑھا دیا کہ مجھے دوائی دے دو۔ تو یہ نظارے ہیں اطاعت کے جو احمدیوں میں نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے یہ بھی چھوٹے چھوٹے انعامات ہیں جو بظاہر چھوٹے لگتے ہیں لیکن بے انتہا انعامات ہیں جن کو ہم گن نہیں سکتے۔

اس سال عورتوں کی مارکی میں بھی عمومی رپورٹ یہی ہے کہ عورتوں نے جلسے کی کارروائی بڑی اچھی طرح سنی۔ کارکنات کو بہت کم خاموش کروانے کے لئے لکھے ہوئے بورڈ سامنے رکھنے پڑے۔ لیکن بہرحال ایک امریکہ سے آئی ہوئی خاتون نے مجھے کہا کہ عورتیں خاموش نہیں تھیں اور جلسہ پوری طرح سنا نہیں گیا۔ شاید کہیں ایک آدھ جگہ تھوڑے وقت کے لئے یہ صورت پیدا ہوئی ہو تو ہوئی ہو۔ لیکن عمومی طور پر یہی رپورٹ ہے کہ بڑی خاموشی سے سنا گیا اور بعض لوگوں کو مَیں نے دیکھا ہے کہ ان میں اچھائیاں تلاش کرنے کی بجائے کچھ برائیاں تلاش کرنے کی بھی عادت ہوتی ہے۔ تو یہ خاتون بھی شاید انہی میں سے تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے چونکہ میری تسلی کروانی تھی اتفاق سے فوراً ہی امریکہ کی ایک بچی، کالج کی سٹوڈنٹ، جو پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئی ہے وہ ملنے کے لئے آ گئی۔ اس سے میں نے پوچھا کہ پہلی دفعہ آئی ہو کیسا لگا جلسہ؟ سنا ہے لجنہ کی مارکی میں شور تھا۔ تو اس نے فوراً کہا بالکل نہیں مَیں مختلف جگہوں پہ جا کے بیٹھتی رہی ہوں اور بڑی توجہ سے تمام عورتوں نے، بچیوں نے جلسہ سنا ہے اور خاص طور پر میری تقاریر کے دوران بڑی خاموشی رہی ہے۔ شور کا تو سوال ہی نہیں بلکہ مَیں تو اتنی متاثر ہوئی ہوں کہ بیان نہیں کر سکتی۔ تو جو اعتراض امریکہ سے آیا تھا اس کا توڑ بھی امریکہ سے آ گیا۔ بہرحال عورتیں بھی اور مرد بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسہ کی اصل برکات جلسے کی کارروائی سننے میں ہی ہیں۔

جلسہ کے انتظامات میں جو کمزوری رہی، یہ نہیں مَیں کہتا کہ ان کا ذکر نہیں کرنا چاہئے ان کا ذکر کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اور کرنا چاہئے تا کہ آئندہ خیال رہے۔ لیکن جو کمزوریاں رہتی ہیں اس میں بھی بعض جگہ میں نے دیکھا ہے مہمانوں کا زیادہ قصور ہوتا ہے۔ جرمنی کا جلسہ بھی آ رہا ہے جس میں کسی حد تک UK کے جلسے کا رنگ ہوتا ہے پھر دنیا میں باقی جگہ بھی جلسے منعقد ہوتے ہیں تو جب مَیں ہدایات دیتا ہوں تو باقی دنیا کو بھی اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مجھے اس دوران ایک رپورٹ ملی کہ اسلام آباد میں بعض رہائشی خیموں میں جب لوگ جلسے کے لئے گئے ہوئے تھے تو کچھ چوریاں ہوئی ہیں۔ خیموں میں رہنے والے مہمانوں کو خود یہ خیال رکھنا چاہئے تھا کہ قیمتی چیزیں چھوڑ کر نہ جائیں اور اس طرح نہ ہی انتظامیہ کو ابتلاء میں ڈالیں اور نہ اپنے آپ کو۔ یہ ان مہمانوں کا قصور ہے جو باوجود بار بار کے اعلان کے کہ قیمتی چیزوں کو امانات کے دفتر میں رکھوائیں۔ پھر بھی اپنے خیموں میں چھوڑ کے گئے۔ کھلی جگہ چھوڑ کر جانا ویسے ہی لاپرواہی ہے۔ بے شک اگر ہر جگہ اچھا ماحول بھی ہو غلط قسم کے لوگ بھی آ جاتے ہیں اور آتے ہیں۔ اور جبکہ خیمے بھی کھلی جگہ پر ہوں اور ان کے اندر جانا بھی آسان ہو تو سامنے چیزیں پڑی ہوں تو دعوت دینے والی بات ہے۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ صرف ان کی لاپرواہی ہے بلکہ بے وقوفی ہے جو بے احتیاطی کر کے اپنی قیمتی چیزیں چھوڑ کر چلے گئے۔ یا تو ساتھ لے کر جانی چاہئے تھیں یا جیسا کہ مَیں نے کہا دفتر میں متعلقہ کارکنان کے سپرد کر کے جانی چاہئے تھیں۔ لیکن انتظامیہ کو بھی اپنے انتظام بہتر کرنے چاہئیں۔ یہ افسر جلسہ سالانہ کا کام ہے کہ متعلقہ شعبہ کی طرف سے خیموں میں بھی بار بار اعلان ہو اور دوسرے یہ کہ آپ جہاں بھی خیمہ بستیاں بناتے ہیں، آبادی کرتے ہیں، جہاں ٹینٹ لگاتے ہیں وہاں اس جگہ کو مکمل طور پر فینس (Fence) کرنا چاہئے اور صرف ایک یا دو گیٹس (Gates) ہوں اور وہاں پر بھی ڈیوٹی پر کارکنان موجود ہوں۔ جرمنی میں بھی اس طرح خیمے لگتے ہیں ان کو بھی خیال رکھنا چاہئے۔ ان کا جلسہ بھی قریب آ رہا ہے کیونکہ ایک دوسرے سے جیسا کہ مَیں نے کہا سبق بھی لینا چاہئے اور گیٹوں پہ علاوہ راؤنڈ کے سکیورٹی کا انتظام بھی ہو۔ تو بہرحال یہ ایک زیادہ شکایت تھی جس کا ذکر کرنا ضروری ہے کیونکہ باقی جگہوں پہ بھی ہو سکتی ہے۔

عمومی سکیورٹی اور ٹریفک وغیرہ کے انتظامات اللہ کے فضل سے بہت اچھے تھے اور آج کل جو دنیا کے حالات ہیں، ہر ملک میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ گزشتہ سال سے پولیس کو بلکہ دو سال پہلے جو شکایات اٹھی تھیں وہ گزشتہ سال سے دور ہونی شروع ہو گئی تھیں۔ لیکن اس سال تو پولیس انسپکٹر نے لکھ کر دے دیا ہے اور کہا ہے کہ چاہے آپ اخبارات میں شائع کروا دیں کہ ٹریفک کی بہترین پابندی کی گئی اور بہترین ڈسپلن کا مظاہرہ کیا گیا جو ہمیں کہیں اور دیکھنے میں نظر نہیں آتا۔

ایک غیر از جماعت مہمان نے یہ اظہار کیا کہ گو یہاں مین روڈ پر پولیس والے کھڑے تھے لیکن وہ بھی ٹریفک کنٹرول کرنے کے لئے باہر ہی کھڑے تھے جلسہ کے اندر یعنی حدیقۃ المہدی کے اندر نہیں آئے۔ گو اس کی بھی ضرورت نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے مجمع میں تو بے انتہا پولیس کی ضرورت پڑتی ہے اور پھر بھی کنٹرول نہیں ہوتا۔

آلٹن کے میئر نے بھی یہی کہا ہے کہ جو میرے تحفظات تھے کہ شاید دوسری اسلامی تنظیموں کی طرح نہ ہوں سب دُور ہو گئے ہیں اور اب مَیں کھل کر یہ کہتا ہوں کہ آپ سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے

فضل سے جو انتظامات کئے گئے ان میں جہاں کارکنوں نے بھرپور جذبے سے کام کیا وہاں مہمانوں نے بھی تعاون کیا۔ خاص طور پر ٹرانسپورٹ کے سلسلے میں، اس سال ٹرین کا بھرپور استعمال ہوا اور یہ پسند بھی کیا گیا اور تقریباً سب نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ہمیں جلسہ گاہ پہنچنے میں بڑی سہولت رہی اور اپنی کار میں آنے سے جو ذہنی تناؤ اور کوفت ہوتی ہے اس سے بھی ہم بچے رہے اور ٹریفک جام وغیرہ سے بھی جان چھوٹ گئی۔

ایک بات جس کا اس مرتبہ مہمانوں نے میرے پاس اظہار کیا اور یہ بڑی اچھی بات ہے کہ امیر صاحب اور جلسے کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ رہائش گاہوں پر بار بار آ کر ہماری ضرورتوں کے بارے میں امیر صاحب بھی پوچھتے رہے اور انتظامیہ بھی پوچھتی رہی اور یہی نمونہ ہے جو ہمیشہ قائم بھی رہنا چاہئے اور دنیا کے باقی ممالک میں بھی انتظامیہ کو دکھانا چاہئے۔

باہر کی دنیا میں بسنے والے احمدی یا بیمار اور مجبور احمدی جو جلسہ میں شامل نہیں ہو سکے ان کے بھی شکریہ کے بے شمار خطوط اور فیکسز آ رہی ہیں کہ ایم ٹی اے کا شکریہ ادا کر دیں جنہوں نے ہمارے لئے یہ تمام پروگرام اور عالمی بیعت دیکھنے اور سننے اور شامل ہونے ممکن بنائے۔ عربوں کی طرف سے بھی بے شمار پیغامات آئے ہیں کہ 24 گھنٹے جلسے کی کارروائی رہی اور ہمارے ایمانوں میں ایک عجیب روحانی تازگی پیدا ہوتی رہی۔ تمام دنیا ایم ٹی اے کے تمام کارکنان اور کارکنات کا شکریہ ادا کر رہی ہے۔ بہرحال میں اپنی طرف سے بھی تمام کارکنان کام کرنے والے اور کام کرنے والیاں جو ہیں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کسی بھی رنگ میں جلسے کے مہمانوں کی خدمت کی اور جلسے کے مہمانوں کا بھی شکریہ کہ انہوں نے بعض کمیوں اور کمزوریوں کو دیکھتے ہوئے بھی صَرفِ نظر کیا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مخلوقات کو اٹھائے گا تو اپنے ایک بندے سے پوچھے گا کہ میرے ایک بندے نے تجھ پر احسان کیا۔ کیا تُو نے اس کا شکریہ ادا کیا؟ تو وہ جواباً کہے گا کہ اے میرے ربّ مجھے معلوم تھا کہ یہ تیری طرف سے احسان ہے اس لئے مَیں نے تیرا شکر ادا کیا۔ اس پر اللہ کہے گا کہ تُو نے میرا شکریہ ادا نہیں کیا کیونکہ تُو نے اس کا شکریہ ادا نہیں کیا جس کے ہاتھ سے مَیں نے تجھ پر احسان کیا۔

تو یہ ہے رویّہ جو مومنوں کا ایک دوسرے کے لئے ہونا چاہئے اور یہی رویے ہیں جو ایک لڑی میں پروئے جانے کے نظارے پیش کرتے ہیں۔

اب مَیں بعض مہمانوں کے تاثرات پیش کرنا چاہتا ہوں جو جماعت میں شامل نہیں لیکن جلسے میں شامل ہوئے ہمارے تعلقات کی وجہ سے ان کو موقع ملا۔ اور انتظامات سے بھی بے حد متاثر ہوئے اور جلسے کے ماحول نے بھی ان پر ایک روحانی اثر ڈالا۔ اسی طرح بعض احمدی جو پہلی دفعہ آئے اور جلسے نے ان کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کیا ان کے بھی کچھ تأثرات ہیں۔

پہلے تو سویڈن کی کال مارک کاؤنٹی کے صدر ہیں یورپی یونین سے نمائندگی کر رہے ہیں، راجر کیلف۔ انہوں نے وہاں جلسے پہ کچھ بیان بھی کیا تھا، لکھ کر بھی دیا کہ مَیں نے اپنے ملک میں اپنی پارٹی کے لئے دنیا کے بہت سے ملکوں میں کانفرنسوں میں شرکت کی ہے اور آرگنائز بھی کی ہیں اور جلسے بھی اٹینڈ (Attend) کئے ہیں مگر جو پیار اور محبت کی فضا ہر رنگ، نسل اور ملک اور مختلف لباس پہنے ہوئے احباب کے درمیان دیکھی ہے مجھے اس کی مثال کہیں نظر نہیں آئی۔ اور خاص طور پر لمبے لمبے اجلاس اٹینڈ کرنے کے بعد پنڈال سے باہر آ کر تھکاوٹ کا بالکل احساس نہیں ہوا کیونکہ ہر طرف سے احباب اتنے پیار اور محبت سے ملتے تھے کہ تھکاوٹ کا پتہ ہی نہیں چلتا تھا۔ افریقہ سے آئے ہوئے بادشاہ اور یورپ سے آئے ہوئے پارلیمنٹ کے ممبران اور دوسرے سیاسی لیڈران کو بھی ملنے کا جماعت احمدیہ نے پلیٹ فارم مہیا کیا ہے۔ جو اپنی مثال آپ ہے۔

پھر سویڈن کے ہی ایک بڑے بوڑھے سیاستدان ہیں 74-75 سال ان کی عمر ہے، کہتے ہیں کہ پیار محبت اور ڈسپلن کا جو مظاہرہ مَیں نے ان تین دنوں میں اس جلسہ گاہ میں دیکھا ہے وہ بے مثال تھا، ایک ہی آواز پر سب کھڑے ہو جاتے تھے اور ایک ہی آواز پر سب بیٹھ جاتے تھے اور یہ سب صرف ایک شخص کی محبت کی وجہ سے تھا۔ یہ میری زندگی کا پہلا اور واحد اور عجیب تجربہ تھا جس کو مَیں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ مَیں نے اپنی 74 سالہ زندگی میں جس مسرت اور لذت کا تجربہ یہاں کیا وہ منفرد ہے جو میرے لئے بیان کرنا ممکن نہیں۔

پھر قازقستان کے ایک پروفیسر گنگس کَزَاکْمِتُولِی صاحب ہیں ورلڈ ہسٹری کے پروفیسر ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کا یہ اجتماع جماعت احمدیہ کی تعلیمات کی خوبصورتی اور اس کے حسین نظریات کی کامیابی کی گواہی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ جماعت کے نظریات دوسرے مذاہب کا احترام سکھاتے ہیں۔ نیز ایک پُرامن خوشیوں بھری زندگی کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ انجام کار یہ نظریات ہی کامیاب ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ مسلم جماعت احمدیہ کو تمام نیک مقاصد میں کامیاب کرے۔ ہم پہلی دفعہ یہاں آئے ہیں۔ ہم نے سوچا بھی نہ تھا کہ اس طرح عزت اور احترام کے ساتھ ہمارا استقبال ہوگا۔ جو ہم نے یہاں ان دنوں میں دیکھا ہے اس کی ہم کو توقع نہیں تھی۔

پھر قازقستان کے ہی ایک پروفیسر سرگئی مانا کوف صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی تعلیمات سے متعارف ہونے کی طرف پہلا قدم ہے لیکن یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جماعت احمدیہ کی تعلیمات انسانی ہمدردی، امن، آشتی اور تمام انبیاء اور مذاہب کے احترام پر مبنی ہیں۔ ایسے لوگوں کے درمیان ہونا ایک اعزاز کی بات ہے کہ جنہوں نے حق کو تلاش کر لیا ہے اور اب ساری دنیا تک پہنچانے کے لئے اس حق کو اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت سے یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ کے لئے سب سے قیمتی اور قابل قدر چیز اللہ کی مخلوق اور اس کی بھلائی ہے۔ یہ بات یہاں آنے والے مختلف ممالک کے نمائندگان سے بات چیت کرنے سے معلوم ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ دنیا بھر میں ضرورتمندوں اور محتاجوں کی خدمت کے لئے سکولز، ہسپتال، لائبریریاں تعمیر کرتی ہے اور یہ بڑی ضروری چیز ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ حسن خلق میں جماعت احمدیہ کا ایک امتیازی نشان ہے، جلسہ سالانہ میں مختلف ممالک سے شامل ہونے والے مذہبی وغیر مذہبی لوگ عام ٹورسٹس نہیں ہیں۔ بلکہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تعلیمات کی حقیقت سمجھنے والے اور ان پر عمل کرنے والے ہیں۔ ہمیں اس بات کا اچھی طرح اندازہ ہے کہ جلسے میں شامل ہونے والے ہزاروں مہمانوں کی مہمان نوازی اور ان کی دیکھ بھال ایک بہت مشکل کام ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ بدلے کے طور پر آپ سب اور آپ کے اہل وعیال صرف اور صرف خدا کی رضا اور اس کے فضل کے امیدوار ہیں۔

پس یہی ہے جو ہمارے کارکنان کا طرہ امتیاز ہے اور اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم مہمان نوازی اس لئے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جائے۔

پھر قازقستان ہی کی ایک عورت نے اپنے جذبات کا اس طرح اظہار کیا کہ: اپنے ساتھ سب کے حسن سلوک کو ہم نے ایسے محسوس کیا کہ جیسے ہم وہ مہمان ہوں جن کا دیر سے انتظار تھا اور ہمارے سب کاموں کا بہت خیال رکھا گیا۔ ہم دل کی گہرائیوں سے عالمگیر جماعت احمدیہ کے حق میں اس امر کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی پر ترقی دیتا چلا جائے اور جماعت کی سچی تعلیمات کا نور دنیا کے ہر ملک، شہر اور انسانی روح کو منور کر دے۔

پھر جو بینن سے آئے ہوئے تھے ڈاکٹر جان الیگزانڈر روز یر مملکت برائے سیاسی امور اور مشیر خاص صدر مملکت کے۔ یہ جب مَیں دورے پہ گیا ہوں تو مجھے وہاں بارڈر پر ریسیو (Recieve) کرنے آئے تھے اس وقت سے ان کی دوستی کا ہاتھ بڑھا ہوا ہے اور بڑے وفا سے نبھا رہے ہیں حالانکہ عیسائی ہیں۔ یہ لکھتے ہیں کہ کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اور دنیا میں اسلام کا مستقبل صرف احمدیت ہی ہو سکتی ہے اور احمدیت نے ہمیں اسلام کا ایک نیا چہرہ دکھایا ہے جو اس سے قبل ہم نے کسی مسلمان میں نہیں دیکھا اور یہ دراصل محبت، بھائی چارے، خلوص اور انسانیت کی خدمت کا چہرہ ہے۔ روحانیت کی اعلیٰ اقدار کا حامل چہرہ ہے۔ علم اور روحانیت کا زبردست امتزاج ہے۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا ماٹو ہی ہے جس کی عملی تصویر جماعت احمدیہ ہے جو ایک الٰہی مذہب کا مقصد ہوتا ہے اور اسی سے آج ساری دنیا کو سبق حاصل کرنا چاہئے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ 30 ہزار لوگ شامل ہوتے ہیں لیکن ہمارے لئے یہ بات ماننے والی نہیں تھی۔ یہاں آ کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ سارے انتظامات پُرامن اور پُرسکون ماحول، محبت و خلوص اور ایک دوسرے کے احترام سے پُر ہے۔ کہتے ہیں یوں لگتا ہے کہ یہ کوئی اور ہی مخلوق ہو جس کو دنیا کی خودغرضی اور مسائل سے کوئی تعلق نہ ہو۔ یہ تو لوگ نہیں فرشتے ہیں جنہوں نے آسمان سے زمین پر آ کے رہنا شروع کر دیا ہے۔ انتظامات میں چھوٹے چھوٹے بچوں کی اس طرح تربیت ہوئی ہے گویا ماؤں کے رحموں سے تربیت پا کر آئے ہیں۔ کاش ہمارے ملک بینن میں بھی ہم ایسے ہو جائیں۔ ہر ایک نے بڑی عزت اور محبت سے ہمارا خیال رکھا ہے۔ ہماری زندگی میں اس کی یاد ہمیشہ رہے گی۔

تو یہ تربیت ہے جو یقیناً احمدی بچوں کی مائیں کرتی ہیں اور اس کو جاری بھی رکھنا چاہئے۔ یہی چیز ہے جو احمدیت کا طرہ امتیاز ہے۔

پھر کہتے ہیں: ایسا بھائی چارے کا ماحول ملا ہے جو بینن میں کبھی نہیں ملا۔ آج بھی دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو امن بھائی چارہ چاہتے ہیں کاش دوسرے سب مسلمان احمدیت کو سمجھ لیں۔ پھر کہتے ہیں کہ عالمی بیعت اور آخری روز کا جو میرا خطاب تھا اس نے تو ہماری دنیا بدل دی۔ (حالانکہ ابھی عیسائی ہیں)۔ اللہ کرے کہ یہ اسلام ہم سب کا مقدر بن جائے اور ہماری ہدایت کا موجب بن جائے۔ عالمی بیعت اور بعد ازاں زار و قطار آنسوؤں سے اپنے دلوں کو صاف کرتے اور دھوتے ہوئے لوگوں کو پایا۔ ہمیں یوں لگ رہا تھا کہ اس وقت کوئی خاص آسمانی نزول ہو رہا تھا جس میں ہم لوگ بھی شامل تھے۔

پھر کہتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا ہی انتظار ہے کہ ہم اپنے ملک جائیں اور لوگوں کو بتا سکیں کہ احمدیت ہی ہے جس کے سائے تلے ہم زندگی گزار سکتے ہیں۔ ایسی زندگی کہ بلاخوف ہو اور دوسری طرف خدا سے ملانے والی ہو۔ پھر کہتے ہیں کہ جب اللہ کے بندے کسی بھی سچائی کو لے کر چلتے ہیں تو مخالفین اس کی راہ میں روک پیدا کرتے ہیں لیکن مَیں اپنے ملک میں جہاں تک ہو سکا کوشش کروں گا کہ جماعت کو کبھی کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو۔ پھر بہت ساری باتیں میرے سے کرتے رہے آخر پر مجھے کہنے لگے کہ آپ سمجھیں کہ بینن میں آپ کا ایک بچہ موجود ہے۔

پھر سیرالیون کے ایک جسٹس Abdulai Sheikh Fofanah ہیں انہوں نے لکھا کہ جلسہ بہت

شاندار تھا اور میرے لئے ہمیشہ ایک مقدس یادگار کے طور پر رہے گا۔ دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگ بھائیوں کی طرح پیار سے رہتے ہیں اکٹھے نمازیں پڑھتے ہیں اور اسلام کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

پھر برکینا فاسو کے گورنر تھے بَامْبَارَا اَیْلوَا۔ انہوں نے لکھا کہ خاکسار برکینا فاسو کی نمائندگی میں یہاں آیا ہے اور دلی جذبات جماعت احمدیہ کے سربراہ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ اس جلسے میں مَیں نے دیکھا کہ بلاشبہ دنیا کی ہر قوم اور ہر نسل موجود ہے لیکن یک رنگ اور سب ہی انسانیت کے علمبردار نظر آتے ہیں۔ آج کا جلسہ کسی بھی قسم کے رنگ و نسل کے فرق سے بالاتر ہو کر ہو رہا ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کے ماٹو ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کی واضح عکاسی کرتا ہے اور اسی ماٹو سے ساری دنیا کو سبق حاصل کرنا چاہئے۔ جماعت احمدیہ میرے ملک میں تمام تر عزت و وقار کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ جماعت احمدیہ نے صرف 20 سال میں ہی برکینا فاسو کے دور دراز کے علاقوں کے دل جیت لئے ہیں۔ ہم اس بات کو بہت جلد پہچان گئے ہیں کہ یہ جماعت ہی ہے جس میں انسانیت کی خدمت بلا تمیز رنگ و نسل، مذہب ملّت ہے اور صرف روحانی مائدہ ہی نہیں بلکہ جسمانی خدمات بھی پہنچانے میں آپ صف اوّل میں ہیں۔

کہتے ہیں کہ جماعت ہمارے ملک میں تعلیم، پانی، بجلی کی فراہمی کا کام سرانجام دے رہی ہے۔ صدر مملکت نے فیصلہ کیا کہ جماعت کو اس کی خدمات کے اعتراف کے طور پر ملک کا اہم اعزاز ’تمغہ امتیاز‘ دیا جائے جو گزشتہ ستمبر جشن آزادی کی تقریب میں جماعت احمدیہ کو دیا گیا تھا۔

پس ہم تو ان سے کسی قسم کا انعام نہیں چاہتے۔ خدمت کرتے ہیں تو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور یہی جذبہ ہے جو ہر کارکن کا ہے اور ہر احمدی کا ہے۔

پھر اِبْرَاھِیْم جِیَامَا گرْبَا صاحبہ، خاتون ہیں۔ یہ نیامی کی میئر ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ آپ کے ماٹو ’’محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں‘‘ نے مجھے بہت متاثر کیا ہے اور میں نے یہاں اس کا عملی نظارہ دیکھا ہے۔ ساری دنیا سے مختلف مذاہب اور رنگ و نسل کے لوگ آئے ہوئے تھے۔ آپ میں سے ہر چھوٹے بڑے مرد عورت نے ہمیں محبت ہی دی ہے اور جس طرح ہمارا خیال رکھا گیا ہے یہ دن ہم ہرگز نہیں بھول سکتے۔

پھر امریکہ کے ایک احمدی ہیں احمد نور الدین صاحب۔ کہتے ہیں کہ پہلی دفعہ یہاں آ کر جو کچھ مَیں نے دیکھا میرے آنسو بہنے لگے اور میں خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے رونے لگا۔ یقیناً وہ وقت قریب ہے میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اپنے اس خوشگوار تجربے پر ایک کتاب لکھ سکتا ہوں۔ میرے جذبات ہیں ان کو بیان کرنے کی طاقت نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور مہربانیوں کو گننا ایک مشکل امر ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں روحانی طور پر سیراب ہو کر گھر فلاڈیلفیا امریکہ لوٹ رہا ہوں۔ مَیں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور ان کو چھوڑتا ہوں اور نبی کریم ﷺ اور آپ کے عظیم خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو تمام ان لوگوں کو جن تک میں پہنچ سکوں گا پہنچاؤں گا۔

محترمہ صَوَّاد رَزُوْق صاحبہ، بیلجیئم کی مسلمان ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ بنیادی طور پر یہ مراکو سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن عرصے سے یہاں آباد ہیں، ممبر پارلیمنٹ بھی ہیں۔ انہوں نے وہاں تقریر بھی کی تھی جلسے پہ پیغام دیا تھا۔ انہوں نے لکھا کہ جلسے میں شامل ہونا میرے لئے یہ پہلا عظیم تجربہ تھا جو مَیں پہلے سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ پھر جب دعوت تھی اس میں گئی ہیں تو وہاں میری اہلیہ کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں تو انہوں نے ان کو تبلیغ کی۔ تبلیغ اس طرح کی کہ آنحضرت ﷺ کا مقام حضرت عیسیٰؑ کا مقام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد، بعثت، احمدی کیا سمجھتے ہیں، ان باتوں پہ آدھا گھنٹہ ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ اس کے بعد انہوں نے ہمارے جو مشنری ہیں ان کو ان کا حوالہ دے کر کہا کہ مَیں اُن کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور انہوں نے مجھے اس طرح سمجھایا ہے کہ میرا ذہن اب بالکل تبدیل ہو چکا ہے اور وہاں اس کے بعد کہتی ہیں کہ مَیں مزید جو معلومات ہیں امام مہدی کے بارے میں وہ حاصل کرنا چاہتی ہوں اور رات ڈھائی بجے تک وہ بیٹھی معلومات لیتی رہی ہیں۔ اور انہوں نے میری اہلیہ کا حوالہ دے کر کہا کہ انہوں نے مجھے کچھ ایسا سمجھا دیا کہ اب چین نہیں آ سکتا جب تک مَیں پوری معلومات نہ لے لوں۔

اور پھر کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ کے عقائد و نظریات سے مجھے دوبارہ روحانی زندگی عطا ہوئی ہے اور اب امام مہدی کی آمد کے بعد جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے مسلمانوں کا مستقبل روشن نظر آ رہا ہے۔ میں جماعت احمدیہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ مَیں احمدیت قبول کروں تو صرف مَیں اکیلی احمدیت قبول نہیں کروں گی بلکہ میرے ساتھ میرے عزیز و اقارب اور دوست اور کئی تعلق رکھنے والے لوگ بھی شامل ہوں گے۔

اور میرے آخری خطاب کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ آخری حصے میں عرب سے تعلق رکھنے والے احمدیوں سے خطاب کرتے ہوئے جو آپ نے کہا کہ لوگ جاگیں، یہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں اور مکّہ میں جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کی جماعت کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اس دوران کہتی ہیں مَیں بہت روئی اور میری آنکھوں سے آنسو اُمڈ آئے کیونکہ مَیں عرب قوم سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون ہوں اور ایک دن قبل ہی بیگم صاحبہ نے مجھے ضرورت امام مہدی علیہ السلام اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بتایا۔ مجھے اس لمحے محسوس ہوا (پھر میرا حوالہ دیا) کہ جیسے وہ مجھے خود مخاطب ہیں۔ تو کہتی ہیں کہ میرے دل میں اس وقت یہ احساس بھی پیدا ہوا کہ آپ لوگوں پر دنیا کے کئی ممالک میں بے حد ظلم جاری ہے جو سراسر ناانصافی ہے۔ کہتی ہیں کہ مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال میں انشاء اللہ جلسہ سالانہ UK میں اکیلی نہیں ہوں گی بلکہ میرے ساتھ پارلیمنٹ کے مزید ممبر بھی شامل ہوں گے۔

تو یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں۔ جلسہ کے موقع پر ایک خاموش تبلیغ ہو رہی ہوتی ہے۔ لوگ خود بھی ماحول سے اثر لے رہے ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے سے مل کر بھی اثر لے رہے ہوتے ہیں اور انفرادی طور پر بھی تبلیغ ہو رہی ہوتی ہے۔ ہمارے ڈیوٹی والے خدام بھی ان مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مجھے پتہ لگا کہ ایک بس کا ڈرائیور ایرانی تھا۔ اس کو ایک خادم نے وفات عیسیٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں بتایا۔ تو جلسہ کے موقع پر یہ موقعے بھی ساتھ ساتھ مل رہے ہوتے ہیں اور یہ بھی ایسے اللہ کے فضل ہیں جن کے بعد میں بہترین نتیجے نکلتے ہیں۔

پھر ایک احمدی خاتون ہیں مکرمہ رِیْم شَرِیْقِی اَخْلَفْ صاحبہ، یہ کہتی ہیں پہلی دفعہ مَیں نے شرکت کی اور جو جذبات تھے انہیں دنیا کی کوئی زبان بیان نہیں کر سکتی۔ اس جلسے کی عظمت اور حسن اور تنظیم اور رضا کارانہ ڈیوٹی دینے والوں کا جذبہ دیکھ کر فوراً یہ سوال دل میں اٹھتا تھا کہ دنیا میں کون اتنی منظّم شکل میں یہ کام کر سکتا ہے۔ اتنی بڑی تعداد کی ضیافت کون کر سکتا ہے۔ ایک دل پر اتنے ہزاروں ہزار لوگوں کو کون جمع کر سکتا ہے۔ تو اس کا ایک ہی جواب ملتا کہ خدا کا ہاتھ آپ کے اوپر ہے اور وہی دلوں میں محبت اور الفت پیدا کرتا ہے اور وہی کام آسان کرتا ہے۔ کہتی ہیں پہلے مَیں عالمی بیعت ٹی وی پر دیکھتی تھی۔ خود حاضر ہو کر بیعت کرنا تو ایک خواب تھا جو امسال خدا تعالیٰ نے پورا کیا۔ (انہوں نے بھی کچھ عرصہ پہلے ہی بیعت کی ہے۔) جلسہ گاہ میں بیٹھ کر بیعت کرتے وقت لگا کہ گویا میں ایک نئی دنیا میں ہوں۔ شدت جذبات سے دل کی اور ہی حالت ہو رہی تھی۔ بدن پر لرزہ طاری تھا۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ خدا کی رحمت و عفو پر نظر تھی اور دل میں خوشی کی لہر۔ سجدہ شکر میں تو گویا مَیں نے خدا تعالیٰ کو اپنے سے چند قدم کے فاصلے پر محسوس کیا۔ خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں اور تقصیروں کی معافی مانگی۔ ایسے لگا کہ یوم قیامت ہے اور دنیا بہت چھوٹی ہو گئی ہے۔

پھر ایک اور خاتون ہیں مکرمہ عَبِیْر رَضَا حِلْمِی صاحبہ، کہتی ہیں کہ جلسہ کے آخری لمحات میں شدید جذبات غالب رہے اور مَیں کہہ رہی تھی کہ جب مَیں واپس مصر پہنچوں گی تو اہل وطن کو چیخ چیخ کر کہوں گی کہ اے رسول اللہ ﷺ کی اُمّت! اپنی نیند سے اٹھو۔ تمہارا مہدی آ گیا ہے اور نشان ظاہر ہو گیا ہے۔ پس اس کی تصدیق کے لئے دل سے کوشش کرو۔

پھر ایک خاتون ہیں عزیز اَمانی عودہ صاحبہ۔ کہتی ہیں کہ مَیں اس دفعہ پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ یہ دیکھ کر کہ اتنے زیادہ لوگوں کی مہمان نوازی ایک ہی وقت میں اتنے اچھے انتظام کے ساتھ ہو رہی ہے بڑی حیرت ہوتی ہے۔

رَبِیع مُفْلِح عَوْدَہ کہتے ہیں جلسے کی کوریج کے لحاظ سے بہت بہتری تھی۔ میں مہمان نوازی اور حسن سلوک سے بہت متاثر ہوں۔ اور پورے سال اور جلسے کے دوران دل میں اٹھنے والے سوالات کا کافی و شافی جواب جلسے میں مجھے مل گیا۔ یعنی کارروائیوں پروگراموں میں۔

مکرم عبدالرؤف ابراہیم قزق صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے یہ محسوس کیا کہ یہ جلسہ عربوں کے لئے مخصوص تھا۔ انشاء اللہ دشمنوں کی ڈالی ہوئی تمام روکیں زائل ہو جائیں گی۔ اور انشاء اللہ عرب فوج در فوج جماعت میں داخل ہوں گے۔ گویا کہ ایک بند ٹوٹ گیا ہے۔ مخالفین کا تکبر ٹوٹ جائے گا اور عنقریب حضرت امام مہدی علیہ السلام کا جھنڈا پورے بلاد عربیہ پر لہرانے لگے گا اور عنقریب یُصَلُّوْنَ عَلَیْکَ صُلَحَآءُ الْعَرَبِ وَاَبْدَالُ الشَّامِ کا الہام بڑی شان سے پورا ہوگا۔

دنیا کے بہت سے ممالک اور خاص طور پر عرب ممالک سے ایسے پیغامات جلسہ کے بعد ملے جن سے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضلوں کی بارش برسائی ہے۔ جہاں دنیا ہوا و ہوس میں مبتلا ہے مسیح محمدی کے غلام اپنی روحانیت میں ترقی کے لئے کوشش میں مصروف ہیں اور ایک نئے جذبے سے آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دنیا کے ہر ملک سے یہ پیغامات آ رہے ہیں اور کثرت سے آ رہے ہیں اور جذبات کا اظہار اس شدت سے ہے کہ جسے بیان کرنا ممکن نہیں کم از کم مشکل ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایسی محبت دلوں میں ڈالی ہے جس کی مثال آج دنیا میں کہیں نہیں ملتی اور آپ کے ناطے پھر یہ خلافت سے محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ اخلاص اور وفا اور محبت میں ہر احمدی کو بڑھاتا چلا جائے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات پر ہمارے جذبات تشکر پہلے سے بڑھ کر ظاہر ہوں اور ہماری تمام محبتوں کا مرکز خدا تعالیٰ کی ذات بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر ہدایت
مختلف زبانوں میں
تراجم قرآن کریم کی اشاعت

(نصیر احمد قمر۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن)

سواحیلی ترجمہ قرآن

دنیائے احمدیت میں 1953ء کا سال غیر معمولی اہمیت کا سال ہے۔ اس سال ایک طرف تو جماعت کے معاندین کی طرف سے پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے ان کے خلاف نفرت اور شرانگیزی کی ایک مہم میں فسادات بھڑکائے گئے۔ احمدیوں پر حملے کئے گئے۔ کئی ایک کو شہید کیا گیا، اموال و جائیداد کو لوٹا اور نذر آتش کیا گیا اور طرح طرح کی کئی قسم کی اذیتوں میں مبتلا کیا گیا۔ دوسری طرف یہ وہ سال ہے جس میں جماعت احمدیہ افریقہ اور یورپ میں قرآن مجید کے مقامی زبانوں میں تراجم کی اشاعت کے مقدس کام میں مصروف تھی۔ چنانچہ اس سال میں مشرقی افریقہ کے ممالک کی ایک اہم زبان ''سواحیلی'' میں قرآن مجید کے مکمل ترجمہ کی طباعت کی سعادت جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی۔

اس ترجمہ کا آغاز مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم (سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ و امیر و مشنری انچارج یوکے و امریکہ) نے یکم رمضان المبارک 1355ھ مطابق 17/نومبر 1936ء کو کیا اور 14/مئی 1953ء کو ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ لمیٹڈ کے مینجنگ ڈائریکٹر مسٹر سی۔ بی۔ ینڈرسن (Mr.C.B.Anderson) (Managing Director of East African Standard Ltd) نے اس کا پہلا نسخہ تیار کیا جو مکرم شیخ صاحب نے اسی دن بذریعہ ہوائی ڈاک حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں بھیج دیا اور درخواست دعا کے ساتھ اس کی اشاعت کے لئے اجازت چاہی۔ مکرم شیخ صاحب کو 21/مئی 1953ء کو حضور کا برقیہ موصول ہوا کہ:

Translation reached. May God bless its publication and sale. (Khalifatul Masih)

ترجمہ پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت مبارک کرے۔ خلیفۃ المسیح (پندرہ روزہ اخبار احمدیہ یکم جون 1953ء نیروبی۔ (مشرقی افریقہ)

سواحیلی ترجمہ قرآن کی مختصر تاریخ

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے سواحیلی ترجمہ قرآن کریم کے پیش لفظ میں لکھا:

''مجھے خوب یاد ہے کہ رمضان المبارک 1355ھ کا پہلا مبارک دن تھا۔ نماز صبح کے بعد خاکسار نے قرآن مجید سواحیلی ترجمہ کا کام شروع کیا۔ ان دنوں ٹبورا (Tabora) میں مقیم تھا۔ جب خاکسار نے اس کام کا ارادہ کیا تو مَیں اکیلا تھا۔ کوئی افریقن دوست نہ تھا جو اس معاملہ میں میری مدد کرے سوائے پرائمری سکول کے ایک افریقن ٹیچر معلم سعیدی کامبی کے جو عربی زبان سے واقف نہ تھے اور جو کچھ عرصہ کے بعد کام چھوڑ کر چلے گئے۔ بہرحال ترجمہ کا کام مَیں نے باقاعدگی کے ساتھ جاری رکھا۔ دن کے بعد دن، ہفتے کے بعد ہفتے اور سال کے بعد سال گزرتے رہے حتی کہ وہ دن بھی آگیا جب تیس پاروں کا ترجمہ مکمل ہوگیا۔

1943ء میں جب ترجمہ قرآن کا مسودہ ٹائپ ہوکر مکمل ہوگیا تو اسے مشرقی افریقہ کے ایک اہم ادارہ انٹر ٹیریٹوریل لینگوئجز کمیٹی برائے سواحیلی (Inter-TerritorialLanguages Committee for Swahili) کو جو سواحیلی کی ترقی و اصلاح کے لئے حکومت کی طرف سے مقرر تھا بغرض رائے بھجوا دیا گیا۔ اس ادارہ نے اپنے ماہرین کو اس کی دو کاپیاں بغرض تنقید و اصلاح بھجوائیں اور خواہش کی کہ وہ ترجمہ اور زبان دونوں کے متعلق اپنی رائے سے پورے غور و فکر کے بعد مطلع کریں۔ اپریل 1944ء میں اس ادارہ کے سیکرٹری نے ان ماہرین کی کئی صفحات پر مشتمل آراء ہمیں بھجوائیں۔ ان کی متفقہ رائے تھی کہ: "On th whole,the translation is very good"

یہ ترجمہ مجموعی اعتبار سے بہت اچھا ہے۔ ان ماہرین نے بعض مقامات کی تبدیلی کا مشورہ دیا جو قبول کیا گیا اور بعض جگہ ان کی عربی زبان سے عدم واقفیت کی وجہ سے ان کی مجوزہ اصلاح یا رائے ردّ کرنی پڑی۔

اس ابتدائی نظر ثانی کے بعد یہ مسودہ سواحیلی زبان کے بعض دیگر فاضل و ماہر افریقن کو بھجوایا کہ وہ خالصةً زبان کے عام فہم اور صحت زبان کے بارہ میں اپنی رائے دیں۔ کچھ عرصہ کے بعد قریباً 1945ء میں ہمارے عزیز بھائی شیخ امری عبیدی جو لمبا عرصہ میرے ساتھ رہے اور مجھ سے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے اور عربی سیکھنے اور دیگر دینی امور پر دسترس حاصل کرنے اور خداداد صلاحیت کے باعث اس قابل ہوگئے کہ وہ اس پر مزید ماہرانہ تنقیدی نگاہ ڈال سکیں۔ چنانچہ انہوں نے اس کا بغور مطالعہ، موازنہ اور تصحیح کا کام شروع کر دیا اور عربی زبان سے اس کا تطابق اور درستی کی طرف بھی توجہ دی اور کئی مفید مشورے دئے۔ چند سال کے بعد ہمارے دوسرے علماء نے بھی جو قرآنی علوم اور اسلامی علوم کے بھی ماہر تھے اور عربی اور سواحیلی دونوں زبانوں سے خاص واقفیت حاصل کر چکے تھے اس ترجمہ کو بڑے غور و فکر سے پڑھا، اپنی رائے دی، مشورہ دیا۔ الحمد للہ سب افریقن اہل علم اور ہمارے علماء سواحیلی ترجمہ اور اس کی فصاحت سے متأثر اور خوش ہوئے۔

ترجمہ میں تشریحی اور تفسیری نوٹ بھی شامل کئے گئے کیونکہ ترجمہ کے کام کے بعد اس کی بڑی شدت سے ضرورت محسوس ہوئی کہ تفسیری نوٹ بھی لکھے جائیں۔ چنانچہ 1949ء کے آخر میں بالخصوص مندرجہ ذیل تین امور کو مدنظر رکھتے ہوئے کئی سو نوٹ لکھے گئے۔

اول:۔ پہلی بات ان نوٹوں میں یہ مدنظر رکھی گئی کہ مشرقی افریقہ میں غیر مسلموں بالخصوص عیسائیوں کی طرف سے ان کے جرائد و رسائل اور کتب میں قرآن کریم کی کسی آیت یا تعلیم یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی پر اعتراض کیا گیا تو اس کا جواب ضرور دیا جائے۔

دوم:۔ قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب عالم کی تعلیم کا مقابلہ کر کے اسلامی تعلیم کی برتری کو دلائل سے ثابت کیا جائے۔

سوم:۔ کئی بدعات اور رسم و رواج شریعت اسلامیہ اور اسوہ نبیؐ کے خلاف ہیں اور مسلمانوں میں بوجہ عدم فہم قرآن داخل ہوگئی ہیں جن کی قباحت کو واضح کر کے اصل تعلیم اور اصل حقائق نمایاں کئے جائیں۔

بہت سے نوٹ مَیں نے لکھے اور بعض میرے رفقاء نے۔ یہ اکثر نوٹ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی بیان فرمودہ تفاسیر سے استفادہ کے ساتھ تیار کئے گئے جن کے پڑھنے سے انسانی ذہن اور دماغ پر گہرا اثر پڑتا ہے اور حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید بنی نوع انسان کی تمام ضرورتیں پوری کرتا ہے اور اس کتاب عظیم میں ایسی زبردست قوت ہے کہ وہ لوگوں کو ذلت سے اٹھا کر رفعت اور عظمت کی چوٹیوں تک پہنچا سکتی ہے''۔

جن دوستوں نے سواحیلی ترجمہ قرآن میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کا ہاتھ بٹایا اور خصوصی امداد فرمائی آپ نے ترجمہ کے شروع میں ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ مجھ پر لازم ہے کہ مَیں اپنے رفقاء کا خاص طور پر ذکر کروں جنہوں نے گزشتہ دو تین سالوں میں بہت فکرمندی، خاص شوق اور پوری لگن اور محبت سے میرا ہاتھ بٹایا مثلاً شیخ امری عبیدی صاحب اور مولانا محمد منور صاحب فاضل۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے ان دو ساتھیوں نے اس ترجمہ و تفسیر کی نظر ثانی کے کام، نوٹوں کی تکمیل، پروفوں کو دیکھنے اور تفسیر سے متعلق دوسرے امور میں خاص امداد کی ہے۔ اسی طرح مولانا عنایت اللہ صاحب خلیلؔ، مولانا جلال الدین صاحب قمرؔ نے احادیث اور دیگر ضروری مواد اکٹھا کرنے میں اور عربی متن کے آخری پروف دیکھنے میں بہت مدد دی ہے۔ محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی نے بھی پروف ریڈنگ میں حصہ لیا۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا
ایمان افروز دیباچہ

سواحیلی ترجمہ قرآن کے ساتھ حضرت مصلح موعودؓ کا ایک ایمان افروز دیباچہ بھی شائع ہوا جو حضور نے محترم شیخ صاحب کی درخواست پر عطا فرمایا۔ یہ تاریخی دیباچہ حضور نے مولانا محمد یعقوب طاہر صاحب انچارج زودنویسی کو لکھوایا تھا جو انہوں نے 18/جنوری 1953ء کو صاف کر کے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے اپنے قلم مبارک سے کئی مقامات پر تصحیح کی اور آخر میں دستخط ثبت فرمائے۔ دیباچہ کا متن حسب ذیل ہے:

''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرْ

سواحیلی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور اس کے مضمون کے متعلق مختصر نوٹ شائع کئے جا رہے ہیں۔ افریقہ کو اسلامی تاریخ میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ خصوصاً شمال مشرقی افریقہ کو۔ اسلام کے ابتدائی ایام میں جب مکّہ والوں نے مسلمانوں پر بڑے بڑے مظالم کئے اور مکّہ میں مسلمانوں کی رہائش ناممکن ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف جانے کی ہدایت فرمائی۔ حبشہ یعنی ایبے سینیا وہ ملک ہے جو کہ کینیا کالونی کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ چنانچہ مسلمان اس ملک میں پہنچے اور وہاں کے بادشاہ کے قانون کے ماتحت انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائی گئی اور امن کا سانس انہوں نے لینا شروع کیا تو مکّہ والوں سے یہ بات برداشت نہ ہوسکی اور انہوں نے اپنی قوم کے دو لیڈروں کو بادشاہ اور اس کے درباریوں کے لئے بہت سے تحائف دے کر بھجوایا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ بادشاہ سے درخواست کریں کہ وہ مہاجرین کو مکّہ کی حکومت کے حوالے کر دے تاکہ وہ ان سے اپنے خیالات اور عقائد کے مطابق سلوک کریں۔ اور اگر بادشاہ نہ مانے تو پھر درباریوں کو تحفے دے کر اُن سے بادشاہ پر زور ڈلوائیں اور مسلمان مہاجرین مکّہ کو جس طرح بھی ہو واپس مکّہ لائیں۔ چنانچہ یہ وفد مکّہ سے گیا اور درباریوں خصوصاً پادریوں کے ذریعہ سے بادشاہ سے ملا جو اس زمانہ میں بنگس کہلاتا تھا۔ جسے عرب لوگ نجاشی کہتے تھے۔ یہ اس بادشاہ کا نام نہیں تھا بلکہ یہ اس زمانہ کے حبشی بادشاہوں کا لقب ہوتا تھا۔

چنانچہ بادشاہ کے سامنے انہوں نے شکایت کی کہ ان کے ملک سے کچھ باغی بھاگ کر حبشہ آگئے ہیں اور انہیں مکّہ والوں نے اس لئے بھیجا ہے کہ ان باغیوں کو مکّہ کی حکومت کے حوالے کر دیا جائے۔ بادشاہ نے ان لوگوں کی باتیں سن کر مسلمانوں کو بلوایا اور ان سے پوچھا کہ وہ کس طرح آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی قوم ظلم کر رہی تھی اور چونکہ افریقن بادشاہ کا انصاف اور اس کا عدل مشہور تھا وہ اس کے ملک میں پناہ لینے کے لئے آگئے۔ اس پر بادشاہ نے مکّہ کے وفد کو جواب دیا کہ چونکہ ان کے خلاف کوئی سیاسی جرم ثابت نہیں صرف مذہبی اختلاف ثابت ہے اس لئے وہ ان کو واپس کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مکّہ کا وفد جب دربار سے ناکام لوٹا تو اس نے درباریوں اور پادریوں میں تحفے تقسیم کئے اور انہیں اُکسایا کہ یہ مسلمان لوگ حضرت مسیحؑ کی بھی ہتک کرتے ہیں اس لئے مسیحیوں کو بھی مکّہ والوں کے ساتھ مل کر ان پر سختی کرنی چاہئے۔

چنانچہ دوسرے دن پھر دربایوں نے بادشاہ پر زور دیا کہ یہ لوگ تو مسیحؑ کی بھی ہتک کرتے ہیں

۔چنانچہ بادشاہ نے مسلمانوں کو پھر بلوایا اور ان سے پوچھا کہ آپ لوگ مسیح کے بارہ میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں؟ مسلمانوں نے سورۃ مریم کی ابتدائی آیات پڑھ کر ان کو سنائیں جن میں مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کا ذکر ہے اور پھر کہا کہ ہم مسیح کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ ہاں انہیں خدا کا بیٹا نہیں مانتے ۔ اس پر پادریوں نے شور مچا دیا کہ دیکھو انہوں نے مسیح کی ہتک کی ہے۔ مگر افریقین بادشاہ منصف اور عادل تھا اس نے سمجھ لیا کہ یہ الزام ان پر غلط لگایا جا رہا ہے۔ یہ لوگ مسیحؑ کا ادب کرتے ہیں مگر اس کو خدا یا خدا کا بیٹا نہیں مانتے ۔ چنانچہ اس نے بڑے جوش سے ایک تنکا فرش پر سے اٹھایا اور کہا کہ خدا کی قسم مَیں بھی مسیح کو وہی کچھ مانتا ہوں جو یہ کہتے ہیں اور مَیں اس درجہ سے جو انہوں نے مسیحؑ کا بیان کیا ہے اسے ایک تنکے کے برابر بھی زیادہ نہیں سمجھتا۔ اس پر پادریوں نے بادشاہ کے خلاف بھی آوازے کسنے شروع کئے کہ تُو بھی مرتد ہو گیا ہے۔ لیکن نجاشی نے کہا کہ مَیں تمہارے شور وشغب کی وجہ سے مرعوب نہیں ہو سکتا۔ جب میرا باپ مرا تو مَیں چھوٹا بچہ تھا اور میری جگہ میرا چچا قائم مقام بادشاہ مقرر کیا گیا تھا اور تم لوگوں نے اس کے ساتھ مل کر یہ فیصلہ کیا تھا کہ مجھ کو تخت سے محروم کر دو۔ جب مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو باوجود اس کے کہ مَیں چھوٹا تھا مَیں نے اپنا حق لینا چاہا اور نوجوان میرے ساتھ مل گئے اور میرے چچا نے ڈر کر دستبرداری دے دی اور تخت میرے حوالے کر دیا۔ تو میری بادشاہت تمہاری وجہ سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے باوجود تمہاری مخالف کوششوں کے مجھے دی ہے۔ نہ مَیں تمہاری مدد کا محتاج ہوں۔ مَیں کسی صورت میں ظلم نہیں کر سکتا۔ یہ لوگ آزادی سے میرے ملک میں رہیں گے اور کوئی ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

پس اے اہل افریقہ جن کے مشرقی علاقہ کی علمی زبان سواحیلی ہے مَیں یہ ترجمہ آپ کو پیش کرنے میں ایک لذّت اور سرور محسوس کرتا ہوں کیونکہ اس کتاب کے ابتدائی ایّام میں اس کتاب کے ماننے والوں کو آپ کے براعظم نے پناہ دی تھی اور ظلم و تعدّی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور انصاف اور عدل قائم کرنے کا بیڑا اٹھا لیا تھا۔ آج قرآن پاک کی تعلیم اسی طرح مظلوم ہے جس طرح کہ کسی زمانہ میں قرآن کریم کے ماننے والے مظلوم ہوا کرتے تھے۔ آج اس قرآن کریم کو دنیا میں لانے والا نبی فوت ہو چکا ہے لیکن اس کا روحانی وجود آج اس سے بھی زیادہ مظلوم ہے جتنا کہ آج سے قریباً چودہ سو سال پہلے وہ اپنی دنیاوی زندگی میں مظلوم تھا۔ اس پر جھوٹے الزام لگائے جاتے ہیں ۔ اس کی لائی ہوئی تعلیم کو بگاڑ کر دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے ماننے والوں کو حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ واقعہ یہ نہیں۔ خدا کی نظروں میں سب سے زیادہ معزز وجود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جن پر یہ قرآن نازل ہوا تھا اور سب سے زیادہ سچی تعلیم وہ ہے جو اس کتاب یعنی قرآن مجید میں موجود ہے جیسا کہ آپ خود دیکھ لیں گے۔ دنیا صرف اپنی طاقت اور قوّت اور گھمنڈ پر اس کی تردید کر رہی ہے اور اس کے ماننے والوں کو ذلیل کر رہی ہے۔

لیکن اے اہل افریقہ! آج آپ کا بھی یہی حال ہے۔ آپ کو بھی غیر ملکوں میں تو الگ رہا اپنے ملک میں بھی ذلیل ہی سمجھا جا رہا ہے۔ پس وہ تعلیم جس نے چودہ سو سال پہلے ایک وحشی اور غیر تعلیم یافتہ قوم کو دنیا کی ترقیات کو چوٹی پر پہنچا دیا تھا لیکن جو آج مظلوم ہے اور گھر سے بے گھر کر دی گئی ہے مَیں اسے آپ لوگوں کو سامنے پیش کرتا ہوں جبکہ آپ لوگوں کی حالت بھی اسی قسم کی ہے۔ اور آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس کتاب کو غور سے پڑھیں اور اسی عدل اور انصاف کی نگاہ سے اسے دیکھیں جس نگاہ سے نجاشی نے مکّہ کے مسلم مہاجرین کو دیکھا تھا اور پھر اپنی عقل اور بصیرت سے نہ کہ لوگوں کے لگائے ہوئے جھوٹے الزاموں کے اثر کے نیچے اور لوگوں کی بنائی ہوئی رنگین عینکوں کے ذریعہ سے اسے دیکھیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کو اس لاثانی جوہر کی حقیقت معلوم ہو جائے گی اور اس رسّے کو آپ پکڑ لیں گے جو کہ خدا تعالیٰ نے اس کتاب کے ذریعہ سے آسمان سے پھینکا ہے تا کہ اس کے بندے اسے پکڑ کر اس تک پہنچ جائیں۔

اے اہل افریقہ !ایک دفعہ پھر اپنے عدل اور انصاف کا ثبوت دو اور پھر ایک سچائی کے قائم کرنے میں مدد دو جو سچائی تمہارے پیدا کرنے والے خدا نے بھیجی ہے۔ جس سچائی کو قبول کرنے کے بغیر قومیں آزاد نہیں ہو سکتیں، مظلوم ظلم سے چھٹکارا نہیں پا سکتے، قیدی قید خانوں سے چھوٹ نہیں سکتے ۔ امن ، رفاہیت اور ترقی کا پیغام مَیں تمہیں پہنچاتا ہوں۔ پیغام میرا نہیں بلکہ تمہارے اور میرے پیدا کرنے والے خدا کا پیغام ہے ۔ یہ زمین و آسمان پیدا کرنے والے خدا کا پیغام ہے۔ یہ یورپ، امریکہ اور ایشیا کے پیدا کرنے والے خدا کا پیغام ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں آؤ، لاکھوں کی تعداد میں آؤ اور سچائی کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جاؤ تا کہ ہم سب مل کر دنیا میں ازسرِنَو خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو قائم کر دیں اور بنی نوع انسان کی ہمہ گیر اخوت اور خدا تعالیٰ کے ہمہ گیر عدل و انصاف کو دنیا میں قائم کر دیں۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو میری آواز پر لبیک کہنے کی توفیق دے اور مَیں وہ دن دیکھوں جب کہ آپ لوگ میرے دوش بدوش دنیا میں امن اور سلامتی اور ترقی اور رفاہیّت کے قائم کرنے میں کوشش کر رہے ہوں اور پھر یہ کوشش خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو۔

(خاکسار۔ مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح الثانی) ‘‘

احمدیہ مشن مشرقی افریقہ نے یہ معرکۃ الآراء دیباچہ پچاس ہزار کی تعداد میں بصورت پمفلٹ بھی شائع کر کے تقسیم کیا۔

اخبار ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ میں مفصل خبر

14؍مئی 1953ء کو ترجمۃ القرآن کا پہلا نسخہ تیار ہوا اور 16؍مئی 1953ء کو نیروبی کے اخبار ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ (East African Standard) نے پریس کی طرف سے اس کے پہلے نسخہ کو پیش کئے جانے کی تقریب کا فوٹو مع اس کی تفصیلی خبر کے شائع کیا جو یہ تھی:۔

Holy Quran in Swahili and Arabic Published

Seventeen years ago Sheikh Mubarak Ahmad the Amir and Chief Missionary of the East African Ahmadiyya Muslim Mission set himself the task of translating the whole of the Holy Quran from Arabic into Swahili.

On Thursday his work was completed when the first copy of his translation was handed to him by Mr, C.B. Anderson,Managing Director of the East African Standard Ltd, after the 1,100 pages of the book had taken over three months in the printing.

Mainly for distribution through the Muslim Missions working in East Africa anf the Belgian Congo, 10000 copies have been published.

The first copy of the Quran,which has the Arabic text alongside the Swahili translation, will be sent to the head of the Ahmadiyya Muslim Movement, Hazrat Mirza Bashirud-din Mahmood Ahmad, at his headquarters in Rabwah,West Pakistan. Other copies will go to the prime minister of Pakistan, Mr Muhammad Ali and to Foreign Minister Mr. Zafrullah Khan.

STUPENDOUS WORK:

Receiving the first copy, Sheikh Ahmad said when he had finished his translation,he was confronted with problem of its printing. With the Arabic original retained, it was a novel and difficult job for any printing press in East Africa.

He thanked the East African Standard staff for bringing "this stupendous work" to completion in so short time.

"I hope that this publication will prove a great blessing to the people of East Africa, bring the peace of mind, moral and spiritual uplift, and will go a long way in combating the evil of communism and improving inter-communal relations", said the Sheikh.

"Your firm will certainly be blessed by God for your share in this holy work" he added.

Gathered at the presentation were members of the East African Standard staff association in the production of the Holy Quran.

Mr. Anderson said that he regarded it a great occasion not only because the Quran was one of the great works which the firm produced, but also its introduction would surely bring peace and spiritual well-being to Swahili -speaking Muslims in East Africa.

(East African Standard, Saturday, May 16,1953)

اس خبر کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:

قرآن کریم سواحیلی اور عربی میں شائع کر دیا گیا

سترہ سال قبل کی بات ہے کہ شیخ مبارک احمد صاحب نے جو مشرقی افریقہ کے امیر اور احمدیہ مسلم مشن کے چیف مشنری ہیں، قرآن کریم کا عربی سے سواحیلی زبان میں ترجمہ کرنے کا بیڑا اٹھایا۔

جمعرات کے دن ان کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچا اور مسٹر سی ۔بی ۔اینڈرسن نے جو ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ لمیٹڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر ہیں ترجمہ کا پہلا نسخہ جو دیدہ زیب جلد سے مزین تھا شیخ صاحب موصوف کو پیش کیا۔ یہ کتاب 1100 صفحات پر پھیلی ہوئی ہے اور اس کی طباعت میں تین ماہ صرف ہوئے۔

قرآن کریم کا پہلا نسخہ جس میں عربی متن کے ساتھ سواحیلی ترجمہ دیا گیا ہے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کو ان کے مرکز ربوہ مغربی پاکستان ارسال کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اس ترجمہ کے نسخے مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان اور مسٹر محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کو ارسال کئے جائیں گے۔

عظیم کارنامہ

شیخ مبارک احمد صاحب نے اس کتاب کا پہلا نسخہ لیتے ہوئے فرمایا کہ جب وہ ترجمہ کا کام مکمل

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

کر چکے تو ان کے سامنے اس کی طباعت کا مسئلہ درپیش تھا۔مشرقی افریقہ میں کسی پریس کے لئے عربی متن کے ساتھ ترجمہ کی اشاعت ایک نیا اور مشکل مسئلہ تھا۔

انہوں نے ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ کے سٹاف کو اس عظیم کام کی اس قدر قلیل عرصہ میں تکمیل پر مبارکباد پیش کی۔

نیز فرمایا کہ اس ترجمہ کی اشاعت مشرقی افریقہ کے باشندوں کے لئے بڑی برکت کا موجب ثابت ہوگی ،اس کے ذریعہ سے انہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور وہ اخلاقی اور روحانی رنگ میں ان کی سربلندی کا موجب ہوگا۔ نیز کمیونزم کے بُرے اثرات کے ازالہ اور مختلف فرقوں میں بہتر تعلقات استوار کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس مقدس کام میں آپ کی فرم نے جو حصہ لیا ہے اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے بھی برکت دے گا۔

اس کتاب کی پیشکش کے موقع پر ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ کا سارا سٹاف جس نے اس قرآن کریم کی طباعت میں حصہ لیا موجود تھا۔

مسٹر اینڈرسن نے کہا کہ وہ اس تقریب کو ایک بہت بڑا واقعہ گردانتے ہیں۔نہ صرف اس لئے کہ اس فرم نے قرآن جیسی عظیم کتاب کی طباعت کا کارنامہ سرانجام دیا بلکہ اس لئے بھی کہ اس کی وجہ سے مشرقی افریقہ کے سواحیلی بولنے والے مسلمانوں کے لئے وہ سکون اور روحانی تسکین کا موجب ہوگا''۔

سواحیلی ترجمہ کی اشاعت

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا منشاء مبارک یہ تھا کہ قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت کے لئے خاص توجہ دی جائے۔مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے اس کی تعمیل کے لئے ایک وسیع پروگرام تجویز کیا اور 11/ماہ احسان 1332 ھش (مطابق 11/جون 1953ء) کو حضور کی خدمت میں حسب ذیل رپورٹ ارسال کی۔

حضور کا ارشاد کہ ''قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ کی اشاعت اصل کام ہے'' اس کے متعلق ضروری پروگرام اور تجاویز اختیار کی جارہی ہیں (1) اہم ملکی اخبارات میں باقاعدہ اشتہار (2) بذریعہ خاص پمفلٹ (3) اخبارات میں ریویو (4) اور فنکشنز (Functions) (5) مبلغین کے ذریعہ (6) بک شاپوں کے ذریعہ (7) جماعتوں کے ذریعہ کہ وہ اس ترجمہ کو لے کر معززین کے پاس جائیں اور فروخت کریں اور انہیں تحریک کریں کہ وہ افریقنز میں اس کو تقسیم کریں۔خود بھی ارادہ ہے کہ ملک کا دورہ کیا جائے۔

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

جماعت کے دوسرے کاموں کے ساتھ ساتھ خود ہندوستانی اور پاکستانی معززین سے مل کر انہیں تبلیغ بھی کی جائے اور ترجمہ کے متعلق بھی تحریک کی جائے۔ ایک خاص نگران کمیٹی مقرر کرنے کی فکر میں ہوں۔

پاکستان کے گورنر جنرل، پرائم منسٹر اور فارن منسٹر کو مقامی کمشنر پاکستان کے ذریعہ سواحیلی ترجمہ بطور تحفہ دیا جارہا ہے امروز فردا میں ......اس موقع پر اخبارات اور فوٹوگرافروں کے نمائندے ہوں گے۔ مقامی کمشنر پھر خود ان کتابوں کو کراچی بھجوادیں گے۔ ہر ایک کی خدمت میں ایک مختصر خط بھی لکھا جائے گا انشاءاللہ۔

مشرقی افریقہ کے مختلف علماء اور اہل قلم کے تأثرات

سواحیلی ترجمہ مشرقی افریقہ کے احمدیہ مشن کا عظیم کارنامہ ہے جس نے مسلمانان افریقہ کے حوصلے بڑھائے۔ان میں علمِ قرآن کی نئی مشعل روشن کی اور غیر مسلموں میں اشاعت اسلام کے نئے راستے کھول دئے۔اکتوبر 1954ء کی بات ہے کہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب ٹانگا شہر کے تبلیغی دورہ پر تشریف لے گئے تو ایک مسلم انجمن کے سرکردہ رکن بابو فتح محمد صاحب (ملازم انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ ایسٹ افریقن ریلوے) نے آپ سے ملاقات کی اور کہا ''مبارک دینے آیا ہوں اور خوشخبری سنانے آیا ہوں''۔ شیخ صاحب نے کہا وہ کیا ہے؟ کہنے لگے کہ آپ کے سواحیلی ترجمہ قرآن کریم کی ایک کتاب خرید کر مَیں نے ایک عیسائی افریقن کو پڑھنے کے لئے دی تھی اس کا خط آیا ہے کہ مَیں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا ہوں۔

اس ترجمہ کی نسبت مشرقی افریقہ کے چند ممتاز علماء اور اہل قلم کی آراء درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

✵...... شیخ الغزالی آف ممباسہ (کینیا):

انہوں نے سواحیلی ترجمہ پڑھنے کے بعد جمعہ کے دن اپنے خطبہ میں اس ترجمہ کی تعریف کی۔کچھ عرصہ بعد انہیں نیروبی آنے کا موقع ملا تو انہوں نے یہاں سواحیلی ترجمہ کو سراہتے ہوئے بتایا کہ یہ بالکل صحیح اور درست ہے۔

✵......جناب ایپونی صالح آف زنجبار:(آپ لمبا عرصہ ٹانگا پولیس فورس میں اعلیٰ عہدہ پر متمکن رہے ۔زنجبار کونسل کے ممبر بنے۔کمورین قبیلہ کے سرکردہ علم دوست تھے)۔

انہوں نے لکھا کہ:

''مَیں نے قرآن پاک کے اس ترجمہ کو اچھی طرح مطالعہ کیا ہے جو آپ نے میرے لئے بھیجا اور مَیں یہ ماننے پر مجبور ہوگیا ہوں کہ اس قرآن پاک کے متن اور تفسیر میں دوسرے قرآن پاک کے مشنوں اور انگریزی تفسیروں میں (جن میں مولانا محمد علی، عبداللہ یوسف علی اور مارک پکھتال کی تفسیریں ہیں) جو مَیں نے پڑھی ہیں کوئی فرق محسوس نہیں کرتا لیکن ایک خاص امر جس کا مجھ پر بہت زیادہ اثر ہے اور جس نے مجھے مجبور کیا کہ خلوص قلب سے تعریف کروں وہ تفسیر کے بیان کرنے کا طریق ہے۔ایسی تفسیر جس میں مختلف دلائل اس طرز پر دئے گئے ہیں جن کو قبول کئے بغیر چارہ نہیں اور ایسے دلائل جن سے پادری سیل اور پادری جے ڈیل کے اعتراضات کے منہ توڑ جوابات آپ کے سواحیلی ترجمہ وتفسیر قرآن پاک میں دئے گئے ہیں جن کو عقل بھی تسلیم کرتی ہے''۔

✵...... سنو وائٹ آف لگومہ (تنزانیہ) (سواحیلی زبان کے معروف شاعر اور مشہور صحافی) نے لکھا:

''مَیں بہت شکرگزار ہوں اور جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ کو قرآن پاک کے سواحیلی ترجمہ وتفسیر کے پہلی بار مشرقی افریقہ میں شائع کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ترجمہ اتنا عمدہ اور اعلیٰ ہے کہ انسان کا دل چاہتا ہے کہ پڑھتا ہی جاوے۔ اس کے علاوہ مَیں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ یہ ترجمہ بڑا اچھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ عربی متن اور سواحیلی ترجمہ میں بڑی مطابقت ہے۔عربی متن میں بھی کوئی خرابی نہیں۔تفسیری نوٹس علم ومعرفت سے لبریز ہیں۔عربی زبان سے ناواقف کے لئے ان کا مطالعہ عالم بنانے کے لئے کافی ہے''۔

✵......جناب کے۔آئی۔ایس۔ ملِمبا (Milimba) آف دارالسلام (تنزانیہ) لکھتے ہیں:

''اگرچہ متعدد لوگوں نے قرآن پاک کے اس سواحیلی ترجمہ کے عمدہ اور اعلیٰ ہونے کے بارہ میں بہت کچھ لکھا ہے۔مَیں مزید قرآن پاک کے اس سواحیلی ترجمہ کے پڑھنے والوں پر زور دیتا ہوں کہ قرآن پاک کا یہ سواحیلی ترجمہ بہت ہی اچھا ہے۔اور تفسیر بڑی واضح اور حکمت سے پُر ہے اور فی الحقیقت معجزہ ہے۔اس لئے مَیں ایسٹ افریقن احمدیہ مسلم مشن کا ان کے اس اہم کام یعنی قرآن پاک کی سواحیلی زبان میں ترجمہ وتفسیر شائع کرنے کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔قرآن پاک کی سواحیلی تفسیر مشرقی افریقہ کے سارے عالم وشیوخ کئی سالوں تک بھی نہ کرسکے۔ ان کے تفسیر سواحیلی نہ کرسکنے کی وجہ سے انہوں نے یہ کہنا شروع کردیا کہ تفسیر ہو ہی نہیں سکتی اور ایسا کام کرنا کفر ہے۔اب قرآن پاک کی اس سواحیلی تفسیر سے واضح ہوتا ہے کہ صرف احمدی ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح راستے پر گامزن ہیں۔مَیں جماعت احمدیہ کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی برکات ورحمت اس پر ہوں۔آمین''

قیدیوں کا قبول اسلام

ترجمہ سواحیلی کی پہلی اشاعت دس ہزار کی تعداد میں کی گئی۔دسمبر 1959ء تک اس کے قریباً چھ ہزار نسخے فروخت یا تقسیم ہوچکے تھے۔بہت سے نسخے جیل خانوں کو ارسال کئے گئے بالخصوص ماؤ ماؤ ڈیٹنشن کیمپوں کو جہاں ان کی بہت مانگ تھی۔اس کتاب کی وجہ سے بہت سے تعلیم یافتہ اور سمجھدار قیدیوں نے قبول اسلام کیا۔اس سلسلہ میں بطور نمونہ بعض خطوط کا ذکر کرنا مناسب ہوگا۔

(1) مسٹر نارون نتھنگے ،کامبا قبیلہ کے ایک قیدی نے قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ کے بار بار پڑھنے کے بعد اسلام قبول کرلیا۔ آپ نے 29/اپریل 1959ء کو لکھا کہ مَیں نے اپنی ساری زندگی اشاعت اسلام کے لئے وقف کردی ہے۔

(2) جوروگ کرن (Njoroge Karan) ایک ماؤ ماؤ قیدی تھے۔آپ نے 12/جنوری 1959ء کو لکھا کہ مَیں قریباً پچاس سال کی عمر کا آدمی ہوں۔اپنی جوانی میں عیسائی تھا لیکن اب مَیں قرآن کریم کے مطالعہ کا ارادہ رکھتا ہوں۔

(3) مسٹر محمد ڈی۔ ایم۔مادھو نے 28/جون 1959ء کو ہولا اوپن کیمپ (Hola Open Camp) سے لکھا کہ یہ کتاب (یعنی قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ) بڑی اہم ہے اور یہی وہ کتاب ہے جس نے مجھے اور عمر کو اس قدر یقین اور اطمینان دلادیا ہے کہ ہم کو بغیر کسی اور کے مشورہ کے مسلمان ہوجانا چاہئے۔ ہولا کیمپ میں جو کیکویو قبیلے کے افراد قیدی ہیں وہ مشن سے زیادہ تر یہی کہتے ہیں کہ انہیں مذہب اسلام کی کتب بالخصوص قرآن کریم مہیا کیا جائے۔

پھر اپنے ایک اور خط مورخہ 2/اگست 1958ء میں لکھا کہ جس گھر میں خدا کی روشنی رہتی ہے اس گھر کی کُنجی قرآن کریم ہے۔ یقیناً اگر قرآن سواحیلی زبان میں آج سے دس سال قبل ترجمہ ہوچکا ہوتا تو اس سے کینیا کے مسائل حل ہوگئے ہوتے۔ہمیں بڑے افسوس کے ساتھ آپ کو یہ اطلاع دینی پڑ رہی ہے کہ ہم مسلمانوں کے بڑے دشمن تھے لیکن اب ہمیں سمجھ آگئی ہے کہ وہ (صحیح) سچی آواز جو ہمیں پکار رہی ہے وہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز ہے۔

(4) مسٹر مناسح کابوجی جوگونا (Manasseh Kabugi Njuguna) نے 4/اگست 1959ء کو ہولا اوپن کیمپ سے ایک طویل خط لکھا جس میں انہوں نے بیان کیا کہ 17 ماؤ ماؤ قیدیوں نے اپنے پرانے مذہب کو چھوڑ دیا ہے۔اور قرآن کریم سواحیلی ترجمہ پڑھنے کے بعد اسلام کو قبول کرلیا ہے۔انہوں نے مزید 18 افراد کی فہرست بھیجی جو اس ترجمہ کے پڑھنے کی طرف مائل ہیں اب ان میں سے ہر ایک کو قرآن کریم کا ترجمہ مہیا کردیا گیا ہے۔

مسٹر کابوجی جوگونا نے مورخہ 9/نومبر 1959ء کو پھر لکھا کہ مَیں اور بہت سے قیدی جنہیں آپ نے مہربانی سے قرآن مہیا کیا آپ کے مشن کے اس مفید

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

کام کے شکر گزار ہیں جو آپ اس ملک میں کررہے ہیں۔ ہم اس (کتاب) کو بار بار پڑھ رہے ہیں کیونکہ ہمیں یہ بہت مفید معلوم ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ جو اپنی رائے تبدیل کررہے ہیں اور عیسائیت میں ان کی دلچسپی ختم ہورہی ہے انہیں اس امر کا اشتیاق ہے کہ ان کے پاس قرآن کریم کا اپنا نسخہ ہو۔ مجھے اس امر کا علم ہے کہ آپ اسلام کی اشاعت پر بہت روپیہ خرچ کررہے ہیں اور آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ افریقیوں میں مذہب اسلام بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔

مندرجہ بالا اقتباسات سے بخوبی پتہ چل سکتا ہے کہ اس ترجمہ نے مشرقی افریقہ کی علمی اور تبلیغی تاریخ پر کتنا گہرا اثر ڈالا ہے۔

ترجمہ سواحیلی کا ردّعمل متعصب طبقہ پر

جہاں مشرقی افریقہ کی ممتاز مسلم اور غیر مسلم شخصیتوں نے اس اسلامی خدمت کو فراخ دلی سے سراہا اور خراج تحسین پیش کیا وہاں ایک صاحب شیخ عبداللہ صالح غیر از جماعت عالم نے اس ترجمہ کے ایک خاصے حصہ کی حرفاً حرفاً نقل کی اور اس کے بعض مقامات میں اپنے مخالفانہ نوٹوں کا اضافہ کرکے اسے ایک نئے ترجمہ کے طور پر شائع کیا۔

اس حرکت کو مشرقی افریقہ کے علمی حلقوں میں انتہائی غیر پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا۔ چنانچہ ایک غیر از جماعت عالم الشیخ شریف احمد بداوی آف ممبروئی (کینیا) نے اپنی کتاب Fimbo ya Musa (عصائے موسیٰ) کی فصل ہفتم صفحہ 41 میں (بحوالہ سواحیلی اخبار ''میپنزی یا مُونگُو'' (Mapenzi yaMungu) اس روش پر تنقید کرتے ہوئے لکھا:

"Pia ni ajabu ya pili kwa Sheikhtukitazama Tafsiri yake jinsi alivyowas-bambulia hawa Makadiani, baadaye akawa akrudi afasiri ne kueleza kama walivyofasiri na kueleza wao Makadiani."

(FIMBO YA MUSA cha Sharief Ahmad A.adawiy, Faslu ya Saba 'Kupingana Jalalen na Kuafikiana na Makadiani' uk.41)

ترجمہ: شیخ (عبداللہ صالح) کی دوسری تعجب انگیز بات یہ ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ پہلے تو وہ قادیانیوں کے ترجمہ پر حملہ کرتے ہیں اور پھر ان کے ترجمہ اور تفسیر کے مطابق ترجمہ اور تفسیر کرنے لگ جاتے ہیں۔

الشیخ بداوی کے یہ الفاظ نہ صرف احمدی علم تفسیر کی فوقیت و برتری کا کھلا ثبوت ہیں بلکہ ان سے جماعت احمدیہ کے شائع کردہ سواحیلی ترجمہ وتفسیر کی عظمت و افادیت بھی روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 16 صفحہ 1 تا 21)

ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن 1971ء میں پاکستان سے اور تیسرا ایڈیشن 1981ء میں انگلستان سے شائع ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد سے اسے عربی طریق کے مطابق دائیں سے بائیں طبع کروایا گیا۔ نیز اس میں مکرم مولانا محمد منور صاحب کا مرتبہ انڈیکس بھی شامل کیا گیا جس سے اس کی افادیت اور بھی بڑھ گئی۔ 1991ء میں اس کا چوتھا ایڈیشن تنزانیہ سے طبع ہوا۔ اور 2002ء میں اس کا پانچواں ایڈیشن نئی کمپوزنگ کے ساتھ Printwell پریس امرتسر سے شائع ہوا۔

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁❁

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر 16

اس کے بعد حضور نے نوجوان لڑکیوں کو مخاطب کرکے نصیحت فرمائی کہ وہ دنیا کی کھیل کود، لہو ولعب اور غلاظتوں سے اپنے آپ کو بچا کر رکھیں کیونکہ آئندہ نسلوں کی ذمہ داری ان پر پڑنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بچپن سے ہی بچوں کے ساتھ پیار کا تعلق پیدا کریں اور پھر اسے بڑے ہونے پر بھی قائم رکھیں۔ نیز یہ کہ لڑکیاں عموماً ماؤں سے زیادہ قریب ہوتی ہیں اس لئے مائیں ان کے ساتھ ایسا اعتماد کا تعلق پیدا کریں کہ وہ ہر بات آپ سے کرسکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لڑکے اور لڑکی دونوں کی تربیت اور نگرانی ماں باپ کی ذمہ داری ہے لیکن لڑکیوں پر زیادہ توجہ دینے کی وجہ اور فائدہ یہ ہے کہ آئندہ نسلوں کی زیادہ بہتر تربیت ممکن ہوسکتی ہے۔ لیکن بعض لڑکیاں یہ تأثر لیتی ہیں کہ ہم پر زیادہ نظر رکھی جاتی ہے اور لڑکوں کو ڈھیل دی جاتی ہے۔ اوّل تو یہ کہ اگر والدین یہ تأثر دیتے ہیں تو یہ سراسر غلط ہے۔ لیکن اگر لڑکیاں یہ سوچیں کہ ماں باپ جو کچھ بھی کررہے ہیں ہماری محبت میں کررہے ہیں تو پھر یہ شکایت پیدا نہ ہو۔ حضور نے فرمایا کہ لڑکوں کی تربیت کی اہمیت کے پیش نظر ہی حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ ''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی''۔ اور اس میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہی مخاطب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض والدین شکایت کرتے ہیں کہ 14-15 سال کی عمر تک تو بچے ٹھیک رہتے ہیں لیکن پھر ان میں کمزوریاں پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہیں۔ ایسے والدین کو حضور نے یہ نصیحت فرمائی کہ وہ خود بچوں کے لئے ایسا نمونہ بنیں کہ بچے سمجھیں کہ حقیقی زندگی وہی ہے جو ماں باپ گزار رہے ہیں۔ باپوں کا کام ہے کہ وہ نمونہ بنیں اور باہر کے کاموں کے نگران باپ ہیں۔ مزید یہ کہ اپنے بچوں سے پیار کا تعلق قائم کریں۔

حضور انور نے توجہ دلائی کہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اسلامی تعلیمات سب سے اعلیٰ ہیں اس لئے کسی کمپلیکس (Complex) میں مبتلا ہونے کی بجائے ہمیں ان تعلیمات پر عمل کرکے آخرین میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ یہی وجہ ہے کہ سب خلفاء ان احکام کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں تاکہ جماعت کا کوئی فرد ان سے غافل نہ ہو۔ اور مَیں بھی جو بعض دفعہ سختی سے توجہ دلاتا ہوں تو وہ غصّہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے کہ یہ اللہ نے میرے فرائض میں شامل کیا ہے۔ یہ میری آپ سے ہمدردی کا تقاضا ہے کہ سب سے زیادہ آپ کو تلقین کروں اور آپ کے لئے دعا بھی کروں۔ حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات پیش کئے جن میں آپؑ نے جماعت کو نیک نمونہ پیش کرنے کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔

حضور انور نے مردوں اور عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بچے آپ کے پاس جماعت کی امانت ہیں۔ پس آپ کا فرض ہے کہ اپنی امانتوں کا حق ادا کریں اور یہ تبھی ہوگا جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے عہد بیعت کے مقصد کو سمجھیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی لڑکی کا ایک انفرادی مقام ہے اور اسے اپنے تقدس کا احساس ہونا چاہئے۔ آخر میں حضور نے 15 سال سے بڑی عمر کی لڑکیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں چاہئے کہ دنیا کی خواہشات کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے نیک نصیبوں اور نیکیوں پر قائم رہنے کے لئے دعائیں کریں۔ اللہ سے تعلق قائم کریں کیونکہ ایسے لوگوں کی دعائیں اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔

آخر میں حضور انور نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا کرے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والی بنیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہوئے اللہ کی جنتوں کی وارث بنتی چلی جائیں۔ آمین

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

(باقی آئندہ)

گردہ کی پتھری سے نجات کا ایک آزمودہ نسخہ

(ضیاء اللہ مبشر۔ ربوہ)

گردہ کی پتھری کے مرض کے بارہ میں سنا کرتے تھے کہ بہت موذی اور تڑپانے والا درد رکھتا ہے۔ بارہا بڑے بڑے توانا لوگوں کو اس کی شدت میں تڑپتے دیکھا۔ لیکن درد گردہ کا صحیح اندازہ اس وقت ہوا جب گردہ کی پتھری کے سبب خود ''اہل درد'' میں شامل ہوگئے اور دو سال سے زائد عرصہ تک پتھری کو گردہ کی نالی میں اٹکائے رکھا اور ربوہ سے کراچی تک مختلف ہسپتالوں اور ماہرین مرض ہذا کے چکروں میں پڑے رہے۔ گاہے پتھری گردہ کا یہ درد ہمیں فضل عمر ہسپتال کے سرجیکل وارڈ کا مہمان بنانے اور کبھی ضبط کی حدود سے متجاوز ہوکر یاد خدا میں بڑھانے کا باعث بھی ہوتا رہا۔ لیکن آپریشن یا کسی ایسے ہی سرجیکل طریق علاج سے اس لئے کنارہ کرتے رہے کہ بقول طبیب جب گردہ پتھری بنانا سروع کردے تو اسے کسی ''فرمائش مکرر'' کے بغیر ہی بار بار دہرانے کا عادی ہوجاتا ہے۔

ایسے ہی لمحات کرب والم میں ایک بار ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں ''ایام استراحت'' کے دوران ایک بزرگ نے طریق علاج کے لئے مشورہ عنایت فرمایا۔ اللہ بھلا کرے اُن کا کیونکہ بعدہ نسخہ ہمیں راس آگیا۔ پہلے تو یہ سوچ کر کہ ہر تیماردار درد بٹانے کے لئے کوئی نہ کوئی نسخۂ چارہ گری ضرور دے جاتا ہے کیونکہ شاید یہ ہمارے معیار ہمدردی کی روایتی علامت ہے۔ ہم نے ان بزرگ کے اس مشورہ پر از خود رسائی کی کوشش ضروری نہ سمجھی کہ ''علی پور میں کسی کے پاس گردے کی پتھری کے علاج کا کامیاب دیسی نسخہ ہے۔ استعمال کرکے دیکھ لو''۔ لیکن تقدیر شاید ہمیں خود ہی بفضل یزداں سوئے شفا لے جانا چاہتی تھی کہ چند ہی روز بعد ایک غرض سلسلہ سے ہمیں علی پور جانا پڑ گیا۔ رات گئے تک مصروفیت کے بعد وقت ملنے پر جب علی پور کے مربی صاحب سے ذکر کیا کہ علی پور میں سنا ہے گردے کی پتھری کا کوئی نسخہ کسی ''دردمند'' نے چھپا رکھا ہے؟ تو محترم مربی صاحب نے یہ راز آشکار کیا کہ اس معاملہ میں وہ خود بھی ہمارے ''ہم درد'' ہیں کیونکہ اس درد کی منازل طے کرچکے ہیں اور صبح سویرے ہمیں ایک چھوٹی بوتل میں دیسی دوائی کا تیار شدہ سفوف مہیا کردیا۔ تاہم ان کی محبت واحسان کہ ہماری درخواست پر ہمیں نسخہ بھی لکھوا کر مہیا کردیا۔ اللہ ان کو جزائے حسنہ سے نوازے۔

نسخہ تو بظاہر سادہ سا تھا لیکن ہمارے لئے تو بلا کا کام کر گیا کہ چند دن استعمال کرنے پر ہی ہمارے گردے پر 2 سال سے ناجائز قابض سنگدل پتھری نے اپنی گرفت ڈھیلی کردی اور بالآخر گردے نے پتھری کو ریزہ ریزہ کرکے اگل دیا اور ہمیں درد گردہ سے نجات مل گئی۔ کوئی دو سال بعد جب گردہ کے اس مرض نے ''مکرر حملہ'' کرکے دوبارہ پتھری کے درد میں مبتلا کردیا تو ڈاکٹر صاحب نے ہماری حالت زار کو دیکھتے ہوئے فوری ہسپتال داخل ہوجانے کی ہدایت دے دی لیکن خوش قسمتی سے اسی دیسی نسخہ کی مرقومہ پرچی ہمارے بٹوہ سے برآمد ہوگئی۔ ڈاکٹر صاحب کی منت سماجت سے دو روز کی مہلت لی اور گھر جاتے ہوئے راستہ سے یونانی دواخانے جاکر 19 روپے میں مذکورہ نسخہ کی مفردات خرید کر ساتھ لے گئے۔ بیگم صاحبہ نے ہماری حالت الم کے پیش نظر ان مفردات کو فوراً پیس کر سفوف بنا دیا اور ہم نے درد سے تڑپتے ہوئے ایک خوراک اسی لمحہ وافر مقدار پانی کے ساتھ نگل لی۔ خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت اور نرالی شان کہ 2 گھنٹہ کے اندر ہی کھجور کی گٹھلی کے برابر سالم پتھری پیشاب کے ساتھ باہر آگئی۔ ع

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص

اس کے بعد تو جب بھی ہمیں درد گردہ نے ستایا ہم نے اسی نسخہ کی مدد سے سنگ گردہ کو پاش پاش کیا ہے۔ بعض احباب کو بھی بتایا انہوں نے بھی استفادہ کیا۔ ایک بار ایسے بھی ہوا کہ دسمبر کی دھند میں دوران سفر اپنے ایک ہم رکاب کی خواہش پر ساہیوال میں سرِراہ ایک دوست کے ہاں چند لمحے قیام کیا تو میزبان دوست نے اپنے نوعمر صاحبزادے کا تعارف کرواتے ہوئے برسبیل تذکرہ دعا کی غرض سے ذکر کیا کہ بچہ کا جلسہ قادیان پر جانے کا ارادہ ہے لیکن گردہ کی پتھری کے سبب بیمار ہوگیا ہے۔ شاید آپریشن کروانا پڑے۔ ہمیں فوراً وہی دیسی نسخہ یاد آیا تو کاغذ پر لکھ کر ازراہ ہمدردی ''حسب رویت عیادت کنندگان'' دے دیا۔ کوئی دس روز بعد جلسہ قادیان پر ہم بھی گئے تو حسن اتفاق سے قادیان میں پہلے ہی روز ساہیوال کے یہی دوست اپنے صاحبزادے کے ہمراہ سر راہ مل گئے اور بتایا کہ وہی نسخہ استعمال کیا اور اللہ کے فضل سے پتھری باہر آگئی اور شفا ہوگئی۔ الحمدللہ۔

خدا تعالیٰ کی عجیب شان اور قدرت ہے۔ چاہے تو مٹی کے ذروں میں بھی شفا رکھ سکتا ہے۔ ہم کوئی حکیم یا طبیب تو نہیں۔ نہ ہی اس شعبہ سے کوئی علاقہ ہے تاہم اپنے تجربہ میں آیا ہوا یہ نسخہ افادۂ عام کے لئے تحریر کیے دیتے ہیں شاید کسی ''ہم درد'' کے کام آجائے تو وہ ہمیں دعا دے۔

نسخہ:۔

(1) مگھاں (فلفل دراز) 20 گرام
(2) نمک سابھر 20 گرام (3) نوشادر ٹھیکری 20 گرام
(4) ست اجوائین 3 ماشہ (5) ست پودینہ 3 ماشہ

ترکیب:۔

نمبر 1 تا نمبر 3 کو گرائینڈر کے ذریعہ باریک پیس لیں اور اس پسے ہوئے سفوف میں نمبر 4 اور نمبر 5 (دونوں ست) رکھ کر کسی چمچے وغیرہ سے پیس دیں اور ملا دیں۔ تیار شدہ نسخہ کی آٹھ ہم وزن خوراکیں بنالیں اور روزانہ ایک خوراک تازہ پانی کے ساتھ استعمال کرسکتے ہیں۔ پانی زیادہ مقدار میں استعمال کرنا ہوگا۔ شفا دینے والی خدا کی ذات ہے۔

(بشکریہ: روزنامہ الفضل ربوہ)

❁❁❁❁❁❁

سیرالیون میں جلسہ ہائے یوم خلافت 2009ء کا انعقاد

(رپورٹ: رضوان احمد افضل۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون)

خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے پہلے یوم خلافت کے موقع پر سیرالیون میں یہ دن نہایت جوش و خروش سے منایا گیا۔ سیرالیون کے تمام 12 ریجنز میں یوم خلافت کے حوالے سے جلسوں اور مارچ پاسٹ کا اہتمام کیا گیا۔ ان جلسوں میں ہزاروں کی تعداد میں احمدیوں نے شرکت کی۔

سیرالیون میں کل 120 مقامات پر جلسہ ہائے یوم خلافت کا انعقاد ہوا۔ ان جلسوں میں 140 جماعتوں کے کل 35,855 احباب نے شرکت کی۔ چند جلسوں کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

Bo ٹاؤن

Bo ٹاؤن میں دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ مکرم محترم امیر صاحب سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب جلسہ میں شمولیت کے لئے Bo ٹاؤن تشریف لے گئے۔

جلسے کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جلسے کی خاص بات احمدیہ سکولز کے 5 طلباء کی خلافت کے حوالے سے گرما دینے والی تقاریر تھیں۔ ان تقاریر کو طلباء اور تمام شاملین نے بہت پسند کیا۔ محترم امیر صاحب سیرالیون نے بہترین تقریر پر 2 طلباء کو انعام بھی دیا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں حاضرین کو خلافت اور خلیفہ کی جماعت میں اہمیت کے بارے میں بتایا۔ آپ نے حاضرین کو بتایا کہ آج احمدیہ مسلم جماعت ہی وہ جماعت ہے جس کے پاس ایک لیڈر ہے تمام دنیا میں موجود احمدی خلیفہ وقت کی اطاعت کرتے ہیں۔

جلسہ میں بہت سے غیر از جماعت نے بھی شمولیت کی جن میں ڈسٹرکٹ چیف امام، چیف امام Bo ٹاؤن سینٹرل امام، چیف کوآرڈینیٹر دعوہ مشن نے شمولیت کی۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

ریڈیو اور اخبارات میں اس جلسے کے بارے میں خبریں آئیں۔ اخباری نمائندوں نے محترم امیر صاحب کا انٹرویو بھی لیا۔

تایاما جماعت

تایاما کے مقام پر جلسے کا انعقاد کیا گیا۔۔ یہاں حال ہی میں لوکل مشنری مکرم عثمان سانکو صاحب کا تقرر ہوا ہے۔ یہاں جماعت اتنی مضبوط نہ تھی مگر اب خدا کے فضل سے جماعت تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ یہاں بہت کامیاب جلسے کا انعقاد ہوا۔ اس جلسے میں 200 سے زائد نومبائعین نے شرکت کی۔ سکول کے طلباء، اساتذہ اور علاقے کے معززین نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ جلسے میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔

پورٹ لوکو

اس ریجن میں تین جلسے ہوئے۔ ان جلسوں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ علاقے کے 5 سیاستدانوں کے علاوہ، 2 کونسلرز اور تین غیر احمدی امامز نے بھی ان جلسوں میں شرکت کی۔ ان جلسوں کی کل حاضری 553 رہی۔ ان جلسوں کی خلافت ایک نعمت ہے کے علاوہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور خلافت کی برکات کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

روکو پور ریجن

اس ریجن میں کل 25 مقامات پر جلسوں کا انعقاد ہوا۔ ان جلسوں میں احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں کی بڑی تعداد نے بھی شرکت کی۔ مکرم امیر صاحب سیرالیون کی نمائندگی میں مکرم محمد نعیم اظہر صاحب مربی سلسلہ نے بعض جلسوں میں شرکت کی۔ اکثر جگہ جلسے کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ ان جلسوں میں 15 سیکشن چیفس، 18 ٹاؤن چیفس اور 47 امامز کے علاوہ 12,006 افراد نے شرکت کی۔

کینما ریجن

کینما ریجن میں کل 12 جلسوں کا انعقاد ہوا۔ ان جلسوں میں احباب جماعت کے علاوہ سرکردہ شخصیات اور غیر احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی۔ ان جلسوں میں چیفڈم سپیکر کینما، 6 کونسلرز، 7 امامز، چیفڈم چیف امام، 4 پرنسپلز، 45 غیر احمدی ٹیچرز نے بھی شرکت کی۔ ان جلسوں میں خلافت کی برکات، اطاعت خلیفہ اور خلافت کی اہمیت کے عناوین کے تحت مختلف تقاریر ہوئیں۔ ان جلسوں کی کل حاضری 3,000 سے زائد رہی۔

دارو ریجن

دارو ریجن میں خلافت جوبلی کے حوالے سے 6 جلسوں کا انعقاد ہوا۔ ان جلسوں میں احمدی احباب کے علاوہ علاقے کی کئی بااثر شخصیات نے شرکت کی۔ جن میں 3 ٹاؤن چیف، 3 سیکشن چیف، اور 2 کوٹ چیئرمین شامل ہوئے۔ ان جلسوں کی کل حاضری 2,000 سے زائد رہی۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے نتیجہ میں بہترین نتائج پیدا فرمائے اور تمام شاملین کو اپنے اندر نیک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❋❋❋❋❋❋

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ۔ (مینجر)

مُرشدَم ۔ مُرشدَم

(خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے جماعت احمدیہ یوکے کے دوسرے جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر ہدیہ تبریک)

مُرشدم ، مُرشدم ۔ دلبرم ، دلبرم
دلبرم ، مُرشدم ۔ مُرشدم ، دلبرم
شوق پیاں میں جوشِ ایمان میں
دل بکف ، صف بہ صف یہ غلام آئے ہیں
طشت تبریک میں رکھ کے جاں لائے ہیں
مُرشدم ، مُرشدم ۔ دلبرم ، دلبرم
دلبرم ، مُرشدم ۔ مُرشدم ، دلبرم

ہو مبارک نیا دورِ فتح و ظفر
جس کا آغاز ہے آپ سا تاجور
آپ پر وقت نے پھول برسائے ہیں
مُرشدم ، مُرشدم ۔ دلبرم ، دلبرم
دلبرم ، مُرشدم ۔ مُرشدم ، دلبرم

جو کہا آپ نے حرزِ جاں کر لیا
پیار سے آپ کے روح کو بھر لیا
زندگی کے ہنر آپ سے پائے ہیں
مُرشدم ، مُرشدم ۔ دلبرم ، دلبرم
دلبرم ، مُرشدم ۔ مُرشدم ، دلبرم

قبلہ گاہِ وفا آبروئے حرم
نعمت ایزدی نور و نکہت قدم
آپ کے روبرو چاند شرمائے ہیں
مُرشدم ، مُرشدم ۔ دلبرم ، دلبرم
دلبرم ، مُرشدم ۔ مُرشدم ، دلبرم

اک اشارے پہ ہے آپ کے منحصر
آپ مانگیں اگر پیش کر دیں یہ سر
آپ تن ہیں تو ہم آپ کے سائے ہیں
مُرشدم ، مُرشدم ۔ دلبرم ، دلبرم
دلبرم ، مُرشدم ۔ مُرشدم ، دلبرم

(جمیل الرحمٰن)

دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولاد میں بھی پیدا کریں۔

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت شیخ مشتاق حسین صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23/اگست 2007ء میں حضرت شیخ مشتاق حسین صاحبؓ کے مختصر حالات زندگی شامل اشاعت ہیں۔

آپؓ 1878ء میں پیدا ہوئے۔ 1900ء میں آپ نے لاہور میں جماعت کا ایک پوسٹر پڑھا تو فوراً بیعت کا خط لکھ دیا۔ پھر احمدیت سے تعلق بڑھا تو دعوت الی اللہ میں دیوانہ وار مصروف رہنے لگے۔ اُس وقت آپ لاہور میں ریلوے میں کلرک تھے۔ خلافت اولیٰ میں ملازمت ترک کرکے پشاور آگئے اور فوج میں گوشت سپلائی کرنے لگے۔ پشاور سے سب سے پہلے خلافت ثانیہ کی بذریعہ تار بیعت آپؓ نے کی۔ 1914ء میں حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ غیرمبائعین سے مباحثہ کے لئے پشاور تشریف لائے تو آپؓ کے ہاں ہی قیام فرمایا۔ پھر آپؓ گوجرانوالہ منتقل ہوگئے اور 1922ء میں مجلس مشاورت کے لئے وہیں سے بطور نمائندہ حاضر ہوئے۔ یہاں سیکرٹری تبلیغ بھی رہے اور کئی دعوتی پمفلٹس لکھے۔ عاشق قرآن تھے، سلسلہ کے سارے اخبارات اور کتب منگوایا کرتے اور زیرتبلیغ افراد میں تقسیم کرتے۔ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔ 23/اگست 1949ء کو وفات پائی۔

حضرت میرزا محمد رمضان علی صاحبؓ پشاوری

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18/جون 2007ء میں حضرت میرزا محمد رمضان علی صاحبؓ پشاوری کا مختصر ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت میرزا رمضان علی صاحبؓ کی ولادت قریباً 1866ء میں ہوئی۔ شروع جوانی میں ہی تکمیل دینیات کرکے صوفیاء کی صحبت اختیار کی۔ اصلاح نفس کے واسطے مجاہدات کا آغاز کیا۔ کچھ عرصہ علم توجہ کی طرف بھی راغب رہے۔ حضرت مولانا محمد سرور شاہ صاحبؓ اور حضرت مولانا غلام حسن خان صاحبؓ کے فیض اور شاگردی کا اثر تھا کہ آپ 1897ء میں احمدی ہوئے اور عبادات اور تقویٰ شعاری میں بھی خوب ترقی کی۔ آپ کے اخلاق حسنہ، خاموش دعوت اللہ اور دعاؤں کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے کئی سعید روحوں کو صداقت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

آپؓ فطرتاً نہایت حلیم الطبع، بُردبار، صوفی منش، مرنجاں مرنج انسان تھے۔ تہجدخوان، پرہیزگار، خیرخواہ اور ہمدرد تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت کا بڑا شوق تھا۔ آپؓ کی مجلس میں کشوف ورؤیا اور الہام کا تذکرہ رہتا اور خود بھی صاحب کشف و الہام تھے۔ اکثر دعاؤں میں لگے رہتے۔ مستجاب الدعوات تھے۔ آپ نے احمدیت کی وجہ سے ہرطرح کی اذیت صبروتحمل سے برداشت کی۔

آپؓ کی وفات 18 جون 1954ء کو ہوئی اور پشاور کے احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔

مکرم عمر ورجیلیو کروالیو صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 2/جولائی 2007ء میں افریقی ملک ''ساؤتومے پرنسیپ'' کی آزادی کے ہیرو اور اولین احمدی مکرم عمر ورجیلیو کروالیو صاحب (Umer Virgilho Carvalho) کا ذکرخیر مکرم رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

مکرم عمر ورجیلیو کروالیو صاحب صدر جماعت احمدیہ ساؤتومے پرنسیپ دسمبر 2006ء کے آخری عشرہ میں بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پاگئے۔ آپ پیشے کے اعتبار سے قانون دان اور سیاسی لحاظ سے ملک کے ایک نہایت باوقار مخلص سیاسی کارکن تھے جو ملک کی پرتگالی تسلط سے آزادی کی جدوجہد میں صف اوّل کے ہیروز میں شامل تھے۔ اور تا وقت مرگ مختلف اعلیٰ حیثیتوں سے اپنے ملک کی خدمت میں مصروف رہے۔ 1971ء میں طویل جدو جہد آزادی کے کامیاب اختتام پر پرتگیزی حکومت کے ساتھ آزادی کے معاہدہ پر جن تین اراکین کی کمیٹی نے ساؤتومے پرنسیپ کی نمائندگی میں دستخط کئے، اُن میں آپ بھی شامل تھے۔ نئے ملک کا Logo آپ نے ڈیزائن کیا جو تمام کرنسی نوٹوں، سرکاری دستاویزات اور عمارات پر نظر آتا ہے۔ اس میں ملک کی سب سے بڑی زرعی پیداوار کوکونٹ کے دونوں طرف یہاں کے دو قومی پرندوں طوطے اور شاہین کو دکھایا گیا ہے۔ آزادی کے بعد آپ کو ہمسایہ ملک ''گابون'' کے لئے پہلا سفیر مقرر کیا گیا اور آپ یہاں آٹھ سال تک مصروف خدمت رہے اور آپ کے یہاں قیام کے دوران آپ کی پیشہ ورانہ دیانتداری اور خلوص نیت کی اب تک لوگ تعریف کرتے ہیں۔ آپ نے کئی سال تک صدر مملکت کے پروٹوکول آفیسر اور مشیر کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔

مکرم عمر ورجیلیو کر والیو صاحب کا شمار 1960-61ء میں ملک کے نامور فٹ بال کھلاڑیوں میں ہوتا تھا اور وہ اپنے ملک کے پہلے کھلاڑی تھے جس کا معاہدہ پرتگال کے ایک مشہور کلب کے ساتھ ہوا اور چندسال یہ وہاں کھیلے لیکن پھر خرابی صحت کی وجہ سے واپس آنا پڑا۔

ساؤتومے میں 2001ء میں جماعت بینن کی کاوشوں سے احمدیت کا پودا اُس وقت لگا جب مکرم حافظ احسان سکندر صاحب (سابق امیر بینن) سے آپ کی ملاقات ایک ہوٹل میں ہوئی۔ اُس وقت مکرم حافظ صاحب کا چند مقامی لوگوں سے رابطہ ہو چکا تھا اور ملک میں موجود قلیل تعداد میں قائم ایک طبقہ سخت مزاحمت کر رہا تھا تا کہ جماعت احمدیہ اس ملک میں اپنے قدم نہ جما سکے۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ نے مکرم عمرور جیلیو کروالیو صاحب جیسا شخص اپنے دین کو عطا کیا جنہیں پہلے تعارف اور ابتدائی مطالعہ میں ہی حق کی آواز متاثر کرگئی۔ چنانچہ ایک دودن بعد ہی انہوں نے اپنی اہلیہ مکرمہ Elisa صاحبہ کے ہمراہ بیعت کرلی۔ بیعت کے بعد آپ کے نام کے ساتھ ''عمر'' کا اضافہ کیا گیا اور بیگم صاحبہ کا نام عائشہ رکھا گیا۔

قبول احمدیت کے بعد مکرم عمرورجیلیو صاحب نے ساؤتومے میں جماعت احمدیہ کی رجسٹریشن کروانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ جس کے بعد خاکسار کا تقرر یہاں کے لئے بطور مربی سلسلہ ہوا۔ مئی 2002ء میں جب خاکسار گابون پہنچا تا کہ ساؤتومے کے لئے ویزا حاصل کرے تو چند ماہ قبل 9/11 کا واقعہ رونما ہونے کے بعد بہت سے ممالک کی طرح ساؤتومے حکومت نے بھی پاکستانی قومیت کے حامل افراد کو ویزا دینے کے معاملہ پر سوالیہ نشان لگا دیا تھا۔ سخت پریشانی میں مکرم عمرورجیلیو کروالیو صاحب سے فون پر رابطہ کیا اور دستاویزات بھیجی گئیں تو محض ایک دن میں ہی انہوں نے وزارت خارجہ سے داخلہ کا اجازت نامہ حاصل کرکے ہمیں گابون بذریعہ فیکس بھجوادیا۔ پھر ساؤتومے میں مشن ہاؤس کے لئے مکان کی تلاش، ویزا وغیرہ نیز دیگر سرکاری امور پر نہایت بےلوث تعاون کیا۔ آپ ہر جماعتی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہتے۔

60 سال سے زائد عمر اور گھٹنوں میں درد کی تکلیف کے باوجود بڑے خلوص اور جذبہ سے نماز اور بنیادی مسائل سیکھے۔

خاکسار کو ساؤتومے میں قیام کے دوران ملک کی اہم شخصیات سے روابط وملاقاتوں میں ہمیشہ ان کی رفاقت حاصل رہی۔ ہر طبقہ ہائے فکر کے لوگ ان کی بہت عزت کرتے تھے حتیٰ کہ وزراء اور وزیراعظم تک نے بہت عزت وتکریم سے ان کا استقبال کیا اور بڑی حیرت سے آپ سے احمدیت قبول کرنے کی وجہ پوچھتے۔ 2002ء میں جماعت احمدیہ بینن کے جلسہ سالانہ میں آپ کو جماعت احمدیہ ساؤتومے کی نمائندگی میں شمولیت کی توفیق ملی۔ اُس سال آٹھ ممالک سے تیس ہزار سے زائد افراد شامل ہوئے۔ مرکز سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی نمائندگی میں مکرم عبدالغنی جہانگیر خانصاحب تشریف لائے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے دورِ خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ برطانیہ میں بھی آپ کو شرکت کی توفیق ملی اور حضور انور کی طرف سے عطا شدہ الیس اللہ والی انگوٹھی تادم مرگ زینت انگشت رہی۔ جلسہ برطانیہ کے دوران ہی آپ پر دل کا حملہ ہوا اور چند دن تک انتہائی نگہداشت میں رہے۔ اس دوران حضور انور کی خصوصی شفقت اور دعاؤں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے شفاء عطا فرمائی۔ واپس آکر پیارے امام کی شفقتوں کا بہت پیار سے ذکر کیا کرتے تھے۔ ان کی وفات سے جماعت احمدیہ ساؤتومے ایک مخلص اور فدائی رکن اور رہنما سے محروم ہوگئی ہے۔

محترمہ گلبانو بیگم صاحبہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم اگست 2007ء میں مکرمہ م۔ جاوید صاحبہ اپنی والدہ محترمہ گلبانو بیگم صاحبہ اہلیہ محترم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب کا ذکرخیر کرتی ہیں۔

محترمہ گلبانو بیگم صاحبہ ممبئی کی رہنے والی تھیں۔ آپ کا تعلق میمن خواجہ ذات سے تھا۔ جب احمدی نہیں تھیں تو پہلی شادی ہوئی لیکن دس سال بعد خاوند کا انتقال ہوگیا۔ اولاد بھی کوئی نہ تھی اس لئے آپ کی بہن سکینہ بائی صاحبہ اہلیہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آپ کو اپنے گھر حیدرآباد دکن لے گئیں۔ یہاں طاعون پھیلی تو آپ بھی اس کا شکار ہوگئیں۔ ہسپتال میں داخل کروایا گیا جہاں روزانہ طاعون سے اموات آپ کے سامنے ہوتی تھیں۔ یہیں آپ نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا جنہوں نے فرمایا کہ بیٹی ایمان لے آؤ، اچھی ہوجاؤ گی۔ یہ خواب دو تین بار دیکھی تو اپنی بہن سے ذکر کیا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دکھائی تو آپ نے کہا کہ ایسے ہی بزرگ تھے۔ پھر آپ نے بیعت فارم پُر کردیا۔ چند ہی روز میں آپ صحتمند ہوکر گھر واپس لوٹیں۔ پھر آپ کی شادی محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب (ابن حضرت مولانا ذوالفقار علی خانصاحبؓ) سے طے پائی۔ اس شادی سے اولاد بھی ہوئی۔

جب تعلیم الاسلام کالج لاہور سے ہوتا ہوا ربوہ منتقل ہوا تو میرے والدین بھی لاہور سے ہوتے ہوئے ربوہ میں منتقل ہوگئے۔ والدہ صاحبہ صوم وصلوٰۃ کی بہت پابند تھیں۔ نماز اشراق بھی باقاعدگی سے پڑھتیں۔ کئی بار اعتکاف بھی بیٹھیں۔ شوال کے روزے بھی رکھتیں۔ آپ نے قرآن کریم بھی پہلی بار شادی کے بعد حضرت مولوی نیر صاحبؓ سے پڑھا۔ پھر خود ترجمہ کے ساتھ پڑھا کرتیں۔ بہت مہمان نواز اور سادہ طبیعت کی مالک تھیں۔ خود سادہ زندگی گزاری لیکن غریب پرور بہت تھیں۔ اپنے بچپن میں صرف چار جماعت تک گجراتی میں تعلیم حاصل کی تھی۔ پھر ہم سے باقاعدہ اردو پڑھنا سیکھا۔ موصیہ تھیں۔ یکم اگست 1999ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25 جون 2007ء میں مکرم عبدالمنان صاحب کی ایک نظم بیاد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب شائع ہوئی ہے۔ اِس نظم سے انتخاب پیش ہے:

تُو نے دیکھی بزم درویشاں کی ہر تیرہ شبی
تجھ سے روشن ہر چراغ خانۂ درویش بھی

مہدیٔ دوراں کے سینہ میں دھڑکتا تھا جو دل
تھی اُسی دل کی حرارت تیری خاکستر میں بھی

تُو نے کی کِشت وفا کی آبیاری اس طرح
کھل اٹھی ہر شاخِ نفرت پر محبت کی کلی

قادیاں! وہ پُورِ پُورِ مہدیٔ دوراں گیا
تیری گلیوں کے لئے تھی وقف جس کی زندگی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

28th August 2009 – 3rd September 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 28th August 2009

00:00 Tilawat
00:45 MTA International News
01:20 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 6, recorded on 8th May 1988.
02:45 Tilawat, recited by Hani Tahir.
03:40 Blessings and Importance of Ramadhan: a discussion programme on the blessings and importance of Ramadhan.
04:25 Kehkashan: an Urdu discussion programme on the topic of spending in the cause of Allah.
05:05 Seerat Sahaba Rasool (saw)
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:35 Lets Talk about Ramadhan
08:55 Indonesian Service
10:00 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 6, recorded on 8th May 1988.
12:00 Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh, London.
13:15 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:15 Bengali Reply to Allegations: a Bengali programme replying to various allegations made against the Jamaat.
15:15 Seerat-un-Nabi (saw)
16:00 Friday Sermon [R]
17:20 Lets Talk about Ramadhan [R]
17:50 MTA World News
18:10 Tilawat: Recited by Hani Tahir.
19:15 Arabic Service
21:25 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 6, recorded on 8th May 1988. [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Saturday 29th August 2009

00:00 MTA World News
00:30 Tilawat
01:00 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 1, recorded on 8th April 1989.
02:35 Dars-e-Hadith
02:50 Tilawat: Recited by Hani Tahir.
03:55 Friday Sermon recorded on 28th August 2009.
05:15 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
08:35 Friday Sermon [R]
09:50 Indonesian Service
10:55 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 1, recorded on 8th April 1989.
12:25 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:35 Bangla Shomprochar
14:50 Children's Class with Huzoor recorded on 13th December 2003.
15:50 Rah-e-Huda
17:00 Ramadhan Question Time
17:40 Dars-e-Hadith & MTA World News
18:10 Tilawat: Recited by Hani Tahir.
19:05 Shamail-e-Nabwi: a series of programmes looking at the life and character of the Holy Prophet (saw).
19:35 Arabic Service
21:35 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 1, recorded on 8th April 1989. [R]
23:05 Friday Sermon [R]

Sunday 30th August 2009

00:00 Tilawat & MTA World News
02:10 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 2, recorded on 9th April 1989.
03:45 Tilawat, recited by Hani Tahir.
04:30 Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw), based on the importance of Ramadhan. Hosted by Muhammad Hameed Kausar.
04:55 Friday Sermon recorded on 28th August 2009.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
08:05 Learning Arabic: lesson no. 1.
08:25 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Huzoor recorded on 24th January 2004.
09:30 Honey Bees
10:05 Indonesian Service
11:20 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 2, recorded on 9th April 1989.
12:50 Tilawat & Dars-e-Hadith
13:20 Learning Arabic [R]
13:40 Bengali Reply to Allegations
14:45 Friday Sermon recorded on 28th August 2009.
15:50 Seerat-un-Nabi (saw)
17:05 Honey Bees [R]
17:50 MTA World News
18:05 Tilawat: Recited by Hani Tahir.
19:00 Arabic Service
21:15 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 2, recorded on 9th April 1989. [R]
22:40 Tilawat

Monday 31st August 2009

00:00 Tilawat
00:30 Dars-e-Hadith
00:50 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 3, recorded on 15th April 1989.
02:35 Tilawat: Recited by Hani Tahir.
03:25 MTA World News
04:00 Honey Bees [R]
04:45 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor, recorded on 25th April 2004.
09:45 Friday Sermon recorded on 3rd July 2009.
11:00 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 3, recorded on 15th April 1989.
12:35 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:40 Bangla Shomprochar
14:40 Friday Sermon: Rec. on 29th August 2008.
15:35 Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
17:55 MTA World News
18:10 Tilawat: Recited by Hani Tahir.
18:55 Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw), based on the importance of Ramadhan. Hosted by Muhammad Hameed Kausar.
19:10 Arabic Service
20:00 MTA International News
20:30 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
21:30 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 3, recorded on 15th April 1989. [R]
23:05 Tilawat

Tuesday 1st September 2009

00:00 Tilawat
00:40 MTA News
00:50 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 4, recorded on 22nd April 1989.
02:55 Tilawat: Recited by Hani Tahir.
03:50 MTA World News
04:05 Friday Sermon recorded on 29th August 2008.
05:00 Seerat Sahaba Rasool (saw)
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:30 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Huzoor recorded on 18th October 2003.
09:45 Indonesian Service
11:00 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 4, recorded on 22nd April 1989.
12:35 Tilawat & MTA News
13:25 Bangla Shomprochar
14:30 Lajna Ijtema 2005: address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, recorded on 2nd November 2005.
15:15 Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
16:20 Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw), based on the importance of Ramadhan. Hosted by Muhammad Hameed Kausar.
16:40 Ramadhan and Us: a children's programme
17:00 Seerat-un-Nabi (saw)
17:40 MTA World News
17:55 Tilawat: Recited by Hani Tahir.
19:15 Arabic Service
20:20 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on 28th August 2009.
21:30 Dars-ul-Qur'an [R]
23:00 Tilawat

Wednesday 2nd September 2009

00:00 Tilawat
00:40 Dars-e-Hadith
01:00 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 5, recorded on 23rd April 1989.
02:30 MTA World News
02:50 Tilawat: Recited by Hani Tahir.
04:00 Seerat-un-Nabi (saw)
04:45 Ramadhan and Us: a children's programme
05:10 Lajna Ijtema 2005 [R]
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:55 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded on 10th January 2004.
09:55 Indonesian Service
11:00 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 5, recorded on 23rd April 1989.
12:20 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:35 Bangla Shomprochar
14:50 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 6th April 1984.
15:40 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
16:55 Shamail-e-Nabwi: a series of programmes looking at the life and character of the Holy Prophet (saw).
17:30 Tilawat: Recited by Hani Tahir.
18:30 MTA World News
18:55 Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw), based on the importance of Ramadhan. Hosted by Muhammad Hameed Kausar.
19:15 Arabic Service
20:25 MTA International News
21:05 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 5, recorded on 23rd April 1989. [R]
22:30 From the Archives [R]
23:10 MTA World News [R]
23:25 Tilawat

Thursday 3rd September 2009

00:00 Tilawat
01:10 Dars-e-Hadith
01:10 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 6, recorded on 29th April 1989.
03:00 Tilawat: Recited by Hani Tahir.
04:00 Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw), based on the importance of Ramadhan. Hosted by Muhammad Hameed Kausar.
04:30 MTA World News
04:55 Shamail-e-Nabwi: a series of programmes looking at the life and character of the Holy Prophet (saw).
05:20 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 6th April 1984.
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
08:05 Ilmi Khutabaat: a Friday sermon delivered on 10th December 1976 by Hadhrat Mirza Nasir Ahmad, Khalifatul Masih III (ra).
08:40 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor recorded on 7th March 2004.
09:40 Indonesian Service
11:00 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 6, recorded on 29th April 1989.
12:55 Tilawat & Dars-e-Hadith
13:20 Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon recorded on 28th August 2009.
14:25 English Mulaqat: a question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th October 1995.
15:30 Blessings and Importance of Ramadhan: a discussion programme on the blessings and importance of Ramadhan.
16:25 Kehkashan: an Urdu discussion programme on the topic of Sehri and Iftari.
17:05 Seerat Hadhrat Usman (ra)
17:35 MTA World News
17:55 Tilawat: Recited by Hani Tahir
19:00 Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw), based on the importance of Ramadhan. Hosted by Muhammad Hameed Kausar.
19:15 Arabic Service
21:20 Dars-ul-Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 6, recorded on 29th April 1989. [R]
23:00 Tilawat [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 Friday 21 August, 2009 Issue No. 34

بقیہ:رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر 2

آپ نے کہا کہ دعاؤں کی قبولیت کے اعجازی نشان بھی خدا تعالیٰ کی تائید کا ایک نمونہ ہیں جو کہ تاریخ احمدیت میں غیر معمولی وسعت کے حامل ہیں۔ مزید برآں خلفاء کی پیش کردہ تحریکات میں بھی خدا تعالیٰ غیر معمولی برکت ڈالتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے وقف نو کی تحریک، ایم ٹی اے کے ذریعہ تمام دنیا میں ایک انقلاب کا برپا ہونا اور نظام وصیت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ہمارے حق میں زندہ نشان ہیں۔

آخر پر امام صاحب نے موجودہ دور خلافت میں الٰہی تائید و نصرت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بظاہر دنیا کی نظر میں ہمارے خلیفۂ وقت کے پاس کوئی تخت و تاج اور دولت و حکومت نہیں ہے مگر آج یہ بادشاہ کروڑوں دلوں کی دھڑکن ہے اور مختلف ممالک کے دوروں کے دوران حضور کو سرکاری پروٹوکال (Protocal) ملتا ہے اور سربراہان مملکت اپنے سماجی، معاشرتی اور معاشی معاملات میں حضور سے مشورہ اور رہنمائی طلب کرتے ہیں۔

مکرم امام صاحب نے اپنی تقریر کا اختتام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ سے کیا جن میں آپ جماعتی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خلافت احمدیہ کا یہ دور احمدیت کی ترقیات اور فتوحات کا دور ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تائید کے ایسے باب کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب لا رہا ہے...... حضور انور مزید فرماتے ہیں کہ کوئی نہیں جو اس دور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ آئندہ روک سکے گا۔ خلفاء کا یہ سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قافلہ آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

حضور انور کی لجنہ اماء اللہ کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز صبح کے اجلاس میں علماء سلسلہ کی تقاریر کے بعد بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ مکرمہ شمائلہ ناگی صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ یوکے نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے سٹیج پر تشریف فرما ہونے کے بعد حضور انور نے مکرمہ قرۃ العین صاحبہ کو تلاوت قرآن کریم کے لئے ارشاد فرمایا۔ سورۃ الحدید کی آیات 21 تا 24 کی تلاوت کی گئی اور ان کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ حضور انور کے ارشاد پر مکرمہ شوکت زکریا صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کیا ''تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرمہ منال یاسر صاحبہ از کبابیر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ مترنم آواز میں سنایا جس کا اردو ترجمہ مکرمہ فریحہ خان صاحبہ نے پیش کیا۔

تقسیم اسناد و میڈلز

عربی قصیدہ کے بعد میڈلز اور اسناد کی تقسیم کی تقریب ہوئی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان طالبات کو قرآن کریم اور سرٹیفکیٹ عطا فرمائے جنہوں نے گزشتہ سالوں میں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے ان کو میڈلز پہنائے۔ ان خوش قسمت طالبات کے نام درج ذیل ہیں:

خدیجہ احمد صاحبہ GCSE، نداء اللہ صاحبہ GCSE، رضوانہ کنول ملک صاحبہ GCSE، ایم احمد صاحبہ اے لیول، ہانیہ غوری صاحبہ اے لیول، سارہ وسیم خان صاحبہ اے لیول، اقرأ شاہد صاحبہ اے لیول، امتہ السلام سمیع صاحبہ MSC، سیدہ نیلوفر صادق صاحبہ NPQH، ارج مرتضیٰ صاحبہ و عظمیٰ عروج صاحبہ PHD، تفشین والٹن PHD، منصورہ شمیم صاحبہ PHD۔

تقسیم میڈلز کی تقریب کے بعد حضور انور نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا۔ جو 12:40 سے 1:30 تک جاری رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے خطاب

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش فرمایا جو آپ کی بعثت کی غرض بیان کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

'مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالَم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے...... زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے...... سو مَیں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو'۔ (کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 291-293۔ حاشیہ۔ مطبوعہ لندن)

حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب بھی دنیا میں تاریکی پھیل جاتی ہے تو وہ کسی ایسے شخص کو مبعوث کرتا ہے جو لوگوں کو ان کے پیدا کرنے والے کی پھر سے شناخت کرائے۔ اسی سنت کے تحت آنحضورؐ بھی کل انسانیت کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ آپ کے زمانہ میں تو تمام اہل کتاب اور غیر اہل کتاب بگڑ چکے تھے۔ لیکن آپ کی بعثت سے ایک انقلاب عظیم برپا ہوا اور شرک کی انتہاء کو پہنچے ہوئے ایک خدا کی عبادت کرنے والے بن گئے۔ خود غرض قوم حقوق العباد کی ادائیگی اور قربانی کی مثال بن گئی۔ عورتوں کے حقوق کو پامال کرنے والے ان کے حقوق کے پاسبان بن گئے اور وہ لڑکی جو اپنے والدین کے لئے شرم کا باعث تھی جنت کی بشارت بن گئی۔ غرضیکہ مشرکین تو کیا یہودیوں اور عیسائیوں سب کی کایا پلٹ گئی۔

حضور انور نے بیان فرمایا کہ جب تک تو مسلمان اعمال صالحہ بجا لاتے رہے وہ ترقی کی راہوں پر گامزن رہے۔ لیکن جب اسلام کی سچی تعلیم سے ہٹ گئے تو زوال کی لپیٹ میں آ گئے اور ہر قسم کے شرک ظاہری و باطنی میں مبتلا ہو گئے۔ ایسے وقت اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو مبعوث کیا جس کی آمد کی غرض دین اسلام کی شان اور عظمت کو ایک بار پھر قائم کرنا تھا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بعثت کی غرض سے متعلق بیان کرتے ہیں کہ آپؑ آنحضورؐ کی غلامی میں جن کاموں کے لئے بھیجے گئے وہ یہ ہیں کہ لوگوں میں (1) ایمانوں کو مضبوط کریں (2) اللہ کا وجود ثابت کریں (3) دنیا کے راستے کی بجائے خدا پرستی کے راستے پر چلائیں (4) قول و فعل کا تضاد ختم کریں (5) آخرت کی حقیقت واضح کریں (6) اعمال صالحہ بجا لائیں تا اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھ پاویں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان تعلیمات کی روشنی میں ہر وہ احمدی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے اس پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ ان مقاصد اور تعلیم کے مطابق اپنی زندگی گزار رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت کھول کر بیان کر دی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ صرف یہ کہہ دینا کہ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا ہے کافی نہیں۔ بلکہ ہر احمدی اپنے ایمان کا جائزہ لے۔ حضور نے فرمایا کہ ایمان سے مراد کامل فرمانبرداری ہے۔ نیز یہ کہ ہر کام اللہ کی رضا کے لئے کیا جائے اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی خواہش ہو۔ حضور نے ایمان کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے مزید روشنی ڈالی کہ ایمان کی دو نشانیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں۔ اول یہ کہ گناہ کو چھوڑ دے اور دوم یہ کہ انشراح صدر سے نیکی کی طرف آمادہ ہو جاوے۔ حضور نے فرمایا کہ انشراح سے نیکی کرنا یہ ہے کہ وہ اعمال بجا لائیں جو اللہ اور آنحضورؐ کی تعلیمات کے مطابق ہوں اور یہ وہ ایمان کی حالت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن پڑھیں اور اس میں دئے گئے اللہ تعالیٰ کے احکام پر غور کریں۔

حضور نے نصیحت فرمائی کہ تھکاوٹ کو دور کرنے کے لئے بے شک تفریح کریں لیکن وہ تفریح ایسی ہرگز نہ ہو جو اللہ سے دور کر دے۔

حضور نے فرمایا کہ بعض برائیاں اس لئے سرزد ہو جاتی ہیں کیونکہ برائی کرنے والا سمجھتا ہے کہ اسے کوئی دیکھ نہیں رہا لیکن اللہ پر ایمان تبھی مضبوط ہوتا ہے جب یقین ہو کہ اللہ ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ اور ہر کام اللہ کا خوف دل میں رکھ کر کیا جائے۔ مثلاً اگر اللہ نے پردہ کا حکم دیا ہے تو یہ صرف خاص مواقع یعنی جلسہ پر یا مسجد آتے وقت یا ملاقات کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ ہر اس عورت پر فرض ہے جو بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا دعویٰ کرتی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید اس بارہ میں فرماتا ہے: ''اور مومنوں کی بیویاں جب گھروں سے باہر نکلیں تو اپنی بڑی چادروں کو اپنے اوپر ڈال لیا کریں...... یقیناً یہ مومن عورتوں کی پہچان ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں وہ مرد بھی مخاطب ہیں جو اپنی بیویوں کے پردے اس لئے اتروا دیتے ہیں کہ وہ سوسائٹی میں جاتے ہوئے شرم محسوس کرتے ہیں اور پردے کو Backward خیال کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یورپ اور خاص طور پر فرانس میں وقتاً فوقتاً پردے کے خلاف آواز اٹھائی جاتی ہے۔ یہ ممالک بظاہر تو عورت کی آزادی اور مذہبی آزادی کا نعرہ لگاتے ہیں لیکن یہ محض ایک دعویٰ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج کل مسلمانوں کی اکثریت پردہ کو چھوڑ چکی ہے لیکن احمدی بچیاں جانتی ہیں کہ پردہ ایمان کا حصہ ہے اور قرآنی تعلیمات میں سے ہے۔

حضور انور نے ایک حدیث کہ ''ماؤں کے قدموں تلے جنت ہوتی ہے'' کے حوالہ سے احمدی ماؤں کو بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی اور نصیحت فرمائی کہ وہی ماں اس حدیث کی مصداق بنتی ہے جو اپنے بچوں کے لئے ایمان کے اعلیٰ معیار قائم کر کے ایک نمونہ بنتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس بارہ میں ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے اس قول کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ''مَیں ایمانوں کو مضبوط کرنے آیا ہوں''۔

اس کے بعد حضور انور نے افریقہ، امریکہ اور کینیڈا کی احمدی عورتوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ میری مخاطب اس وقت ہر ملک کی ہر وہ عورت ہے جو مغربی معاشرہ سے متاثر ہو کر قرآن کریم کے حکم کی خلاف ورزی کرتی ہے کیونکہ وہ دراصل اپنے ایمان میں کمزوری دکھاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ شیطان ہمیشہ چھوٹی چھوٹی برائیوں سے حملہ کرتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ بڑی برائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ لڑکے لڑکیوں کا اکیلے بازار میں پھرنا اور ناچ گانے کی محفلیں لگانا چھوٹی چھوٹی برائیاں ہیں ان پر زیادہ زور نہیں دینا چاہئے۔ لیکن یہ سب غیر اخلاقی باتیں ہیں جن کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ مغربی معاشرہ کی عموماً یہ سوچ ہے کہ وہ برائی جو کسی دوسرے پر بُرا اثر نہ کرے یا کوئی دوسرا جس سے Hurt نہ ہو وہ بے شک کرتے جاؤ۔ لیکن ایک احمدی کو ہر کام کرنے سے پہلے یہ سوچنا چاہئے کہ جو کام مَیں کرنے جا رہی ہوں کہیں یہ خدا کی مرضی کے خلاف تو نہیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے ٹی وی اور انٹرنیٹ پر لگنے والے بیہودہ پروگراموں کی مثال پیش کی جن کی ایک انسان کو عادت پڑ جائے تو پھر شرافت سے زندگی بسر کرنا ممکن ہی نہیں۔ بعض گھرانوں میں یہ لغو پروگرام بچوں کے سامنے مل کر دیکھے جاتے ہیں اور دیکھنے میں آیا ہے کہ یہی گھرانے ہیں جن میں اکثر رنجشیں پیدا ہوتی ہیں اور رشتے وغیرہ ٹوٹتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں خاص طور پر لجنہ کے سامنے یہ باتیں اس لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ یہ ماؤں کی ہی ذمہ داری ہے کہ بچپن سے ہی اپنی گودوں میں پلنے والے بچوں میں اچھائی اور برائی کی تمیز پیدا کریں۔ انہیں بتائیں کہ ہم احمدی ہیں اور ہم نے تو تمام دنیا کو آنحضورؐ کے راستے پر لانا ہے۔

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد